صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 04 اکتوبر 2016ء بمطابق 02 محرم الحرام 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ۝ فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرَىٰ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ۝ فَأَمَّا مَن طَغَىٰ۝ وَءَاثَرَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا۝ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ۝ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ۔

(ترجمہ): یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کیلئے (کیا)۔ تو جب بڑی آفت آئے گی۔ اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا۔ اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا۔ **صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيم۔**

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جی عنایت خان! پلیز، عنایت خان۔

رسمی کارروائی

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔** جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے گفتگو کا موقع دیا اور اس وقت ایک انتہائی اہم نکتے کی طرف میں پورے ایوان کی اور آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس کو ڈیبیٹ کیلئے منظور کریں گے تو یہ اس پورے خیبر پختونخوا کے جو اڑھائی کروڑ لوگ ہیں، عوام ہیں، ان کا مسئلہ ہے اور یہ فیڈریشن آف پاکستان کے مستقبل کا مسئلہ ہے اور اگر ہم اس کو عوامی نمائندوں کی حیثیت سے اس اسمبلی کے اندر اٹھائیں گے نہیں تو ہم اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کریں گے اور آئندہ نسلیں بھی ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ میں نے کل پرسوں سی پیک کے اوپر بڑے جذباتی بیانات اخبارات کے اندر دیکھے اور ہم سمجھ رہے تھے کہ اسلام آباد کے اندر جو Last meeting ہوئی تھی کہ جس میں تمام پارلیمنٹری لیڈرز کے Heads نے، بشمول اپوزیشن لیڈر شرکت کی اور جس میں آپ بھی موجود تھے اور احسن اقبال صاحب نے جو ہمیں Assurance دی تھی، اس سے پہلے، بجٹ سے پہلے جو Assurance ہمیں دی تھی، اس میں جو بڑی تفصیلی ڈیبیٹ ہوئی اور Western route کے حوالے سے جو ہمارے Concerns تھے، جب وہ Concerns ہم نے ادھر Raise کئے، یہاں ہمارے نلوٹھا صاحب نے جو مسلم لیگ نون کے پارلیمانی لیڈر تھے، ہم یہاں اس اسمبلی سے ایک جوائنٹ ریزولیوشن ہم پاس کرنا چاہتے تھے اور ہمارے اس کے حوالے سے آپ کے چیمبر میں میٹنگ ہوئی اور نلوٹھا صاحب نے کہا کہ Before you pass the joint resolution اور لوگوں کی Wishes اور Aspirations جو خیبر پختونخوا کے لوگوں کی Collective wishes and aspirations ہیں، ان کو آپ اسمبلی کے اس پر لائیں، اسمبلی کے فلور پر لائیں، اس سے پہلے مجھے ایک موقع دیں، میں فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ آپ کی ایک میٹنگ Arrange کروں اور یہ ایک بھرپور میٹنگ رہی اور اس کی پریس کانفرنس ہوئی اور اس میں احسن اقبال صاحب پر ہم نے واضح کر دیا۔ جب

وہاں Presentation شروع ہوئی تو Presentation کے دوران این ایچ اے چیئرمین نے Presentation شروع کی اور میں نے ہاتھ کھڑا کر کے ادھر پوچھا کہ Before you go ahead, can Mr. Chairman! you tell me how do you define Western Route? آپ ویسٹرن روٹ کو کیسے Define کرتے ہیں؟ اور انہوں نے مجھے کہا کہ ویسٹرن روٹ سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ یہ جو میانوالی، پنیالہ اور عبدالخیل اور ڈی آئی خان سے ہو کر جو راستہ گزرتا ہے، یہ ویسٹرن روٹ ہے And I told him, this is not the Western Route اور مجھے اس فورم کے اندر لوگوں نے سپورٹ کیا کہ ویسٹرن روٹ Western route means western side of the indus, which is پشاور اور کوہاٹ سے ہوتے ہوئے ڈی آئی خان اور یہ وہ راستہ ہے Which we call the western route اور پھر اس پر بڑی لمبی چوڑی ڈیبیٹ ہوئی اور اس لمبی چوڑی ڈیبیٹ کے بعد انہوں نے ہمیں یہ Assurance دی کہ This will be made part of Public Sector Development Programme (PSDP) اور اس کو شامل کیا جائے گا اور اس پر جس طرح ریلوے ٹریک اور باقی Facilities ہیں، وہ بھی ہوں گی اور یہ ساری چیزیں طے ہوئیں اور اس کے بعد ہم نے پراجیکٹس کا ذکر کیا اور یہ ساری چیزیں اس مجلس کے اندر طے ہوئیں۔ جب بجٹ آیا تو بجٹ کے بعد ہماری وہ Organizations جو سی پیک کے اوپر Especially کام کرتی ہیں Non-Government Organizations انہوں نے بجٹ کا تجزیہ کیا اور بجٹ کے تجزیے کے بعد انہوں نے یہ بات کی کہ جو PSDP کے اندر سکیمیں ہیں، ان میں سی پیک Related خیبر پختونخوا حکومت کے ساتھ جتنے بھی وعدے کئے گئے تھے، کسی کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی گئی ہے اور انہوں نے یہ جو خوازہ خیلہ کی طرف روڈ جاتا ہے، اس کے ساتھ چار پانچ پنجاب کے روڈیں لنک کر کے صرف ایک ارب روپے اس کیلئے رکھے گئے تھے، یہ بات اس وقت بھی میں نے اخبارات کے اندر اٹھائی تھی اور میں نے اپنی طرف سے اس پر بیان داغا تھا اور میں نے بات کی تھی کہ دیکھیں یہ جب آپ کسی فورم کے اوپر ایک صوبائی حکومت کے ساتھ، پارلیمنٹری لیڈرز کے ساتھ کمٹمنٹ کرتے ہیں So you have to

honour that commitment، یہ ہمارے لئے بڑا Shocking تھا کل پرسوں، یہ میرے لئے ذاتی طور پر بڑا Shocking تھا کہ ایک ایمبیسیڈر Neglect کرتا ہے ایک Chief Executive of the Province کو کہتا ہے کہ There is no western route, so جب آپ Collectively پورے پاکستان کی پولیٹیکل پارٹیز کو اور APC کو یہ کہتے ہیں کہ there is a western route اور We are duty bound آپ لکھ کر دیتے ہیں، دو APCs ہوتی ہیں اور ان دو APCs کے اندر آپ لکھ کر دیتے ہیں پھر تمام پارلیمنٹری پارٹیز کے Heads جاتے ہیں، پھر آپ کے ساتھ اسلام آباد میں ہماری میٹنگ ہوتی ہے، گورنر ہاؤس میں ہوتی ہے، پشاور میں ہوتی ہے And repeatedly you assured us کہ There is a western route and you are given the western route with all the allied facilities جب آپ یہ Assurance ہمیں دیتے ہیں اور اس Assurance کے بعد All of a sudden اس ملک کا ایمبیسیڈر یہ کہتا ہے کہ There is no western route تو آپ اس خیبر پختونخوا کے لوگوں کو کیا جواب دیں گے، آپ اس ملک کے مستقبل کی نسلوں کو کیا جواب دیں گے، ہم کیا جواب دیں گے، اس اسمبلی کے ممبران کیا جواب دیں گے؟ Across the board میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کے اندر جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے ان کا تعلق مسلم لیگ نون سے ہو، چاہے ان کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہو، جماعت اسلامی سے ہو، جے یو آئی سے ہو We all are accountable to the people، ہم لوگوں کے سامنے Accountable ہیں، اسلئے میں سمجھتا ہوں، اس ملک کا ایک ماضی رہا ہے، اس ملک کے اندر Federating Units کو جب کمزور کیا گیا تو اس سے سانحہ 1971 ابھرا، جب Federating Units کو کمزور کیا گیا، جب Federating Units کے Rights ان کو نہیں دیئے گئے اور جب انہوں نے اس کو اٹھانے کی کوشش کی اور اس کیلئے احتجاجیں شروع کیں تو اس کا منفی نتیجہ نکلا۔ میں جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے، اس ایوان کی وساطت سے دوبارہ خیبر پختونخوا کی طرف سے اور میں چاہوں گا کہ یہ اسمبلی اس پر Openly ڈیبیٹ کرے، میں چاہوں گا کہ جو ہمارے Colleagues یہاں بیٹھے ہیں، مسلم لیگ نون کے پارلیمانی لیڈر، ان کے آنے سے پہلے میں نے ذکر کیا کہ ہماری جوائنٹ میٹنگ کے اندر انہوں نے ریکویسٹ کی

تھی کہ میں احسن اقبال سے میٹنگ کر کے یہ سارے جو خدشات ہیں، ان کو دور کروں گا۔ ہماری میٹنگ ہوئی اور ہمیں Assurance دی گئی، ہماری Assurance کے بعد جب یہ بات سامنے آتی ہے تو ہمیں اب فیڈرل گورنمنٹ لکھ کر دیدے اور Chinese Embassy written statement اس سے ایشو کروائے کہ یہ جو بات ہوئی ہے Verbally، یہ ٹھیک نہیں ہے And western route is part of the CPEC، اگر یہ نہیں ہوگا تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہ بات نہیں کر سکتے ہیں، ہم یہ بات اٹھائیں گے، یہ کولیشن گورنمنٹ اس بات کو اٹھائے گی، ساری پولٹیکل پارٹیز یہ بات اٹھائے گی، یہ خیبر پختونخوا اسمبلی اس بات کو اٹھائے گی اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اس بات پر ہمیں خاموش نہیں کر سکتے ہیں۔ میں فیڈرل گورنمنٹ کو، پرائم منسٹر صاحب کو، احسن اقبال صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں اس بات پر خاموش نہیں کر سکتے ہیں کہ سی پیک کے خلاف بھارتی لابی سرگرم ہے اور وہ اس کو متنازعہ بنانا چاہتی ہے، کوئی بھارتی لابی اس کو متنازعہ بنانا نہیں چاہتی ہے۔ ہم اگر اپنے Rights کی بات کرتے ہیں، میں سمجھتا ہوں تو You should address our rights rather than blaming us for asking our rights ہمیں اس پر Blame کرنے کی بجائے You address our concerns, you address our issues اور اس کو Address کرکے، ہم سی پیک چاہتے ہیں اور ہم اس سے بھی Agree کرتے ہیں کہ CPEC is a game changer، ہم بالکل سی پیک کے مخالف نہیں ہیں، ہم سی پیک کے ساتھی ہیں، اسلئے میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر صاحب! کہ یہ فورم ہے، یہ لوگوں کی امانت ہے This is trust of the people, collective trust، یہ لوگوں کی Trust ہے اور میں Duty bound ہوں، میں اپنی پارٹی کی طرف سے، کولیشن گورنمنٹ کی طرف سے Duty bound ہوں کہ میں پہلے اس فورم کے اوپر یہ بات اٹھاؤں کہ We are re-opening اور ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا حکومت کو تشویش ہے، یہاں کے جو پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، ان کو تشویش ہے، یہاں کے لوگوں کو تشویش ہے اور فیڈرل گورنمنٹ آپ فوری طور پر On war footing فوری طور پر خیبر پختونخوا حکومت کے جو Concerns ہیں، ان کو Address کریں اور

دلوائیں کہ Written statement سے Chinese Embassy Western Route is part of the CPEC، یہ میں اسلئے کہنا چاہتا ہوں، یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں یہ بھی Recommend کروں گا کہ You suspend the routine agenda, you suspend the routine agenda, it is more important than the routine agenda، یہ اس صوبے کے مستقبل کا مسئلہ ہے، یہ اس صوبے کے کروڑوں عوام کے مستقبل کا مسئلہ ہے، یہ اس پاکستان کے لوگوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے، اسلئے میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو Suspend کر کے اس کے اوپر تمام پارلیمانی لیڈرز کو بات کرنے کا موقع دیں اور یہاں سے Collective opinion form up کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو ایک جوائنٹ اس کے طور پر، اس اسمبلی کی جوائنٹ آواز کے طور پر، میں پھر، میں اپنے مسلم لیگ نون کے دوستوں سے Especially یہ ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اس معاملے میں ہمارا ساتھ دیں گے، وہ اسمیں ہمیں سپورٹ کریں گے، وہ ہماری پشت پر کھڑے ہوں گے، یہ ہم کسی پارٹی کی بات نہیں کر رہے ہیں، یہ کسی خاص جماعت کی بات نہیں کر رہے ہیں، یہ حکومت کی بات نہیں کر رہے ہیں، یہ بات ہم Basically اس پورے خیبر پختونخوا کے تمام لوگوں کی بات کر رہے ہیں، اسلئے All this assembly, and we are altogether on this, thank you very much, Sir. میں آپ سے چاہوں گا کہ اس کو آپ ایجنڈے، روٹین ایجنڈا کو سسپنڈ کر کے اس پر بات کریں۔

جناب سپیکر: جی آپ سب Agree ہیں اس کی تجویز سے؟ اوکے جی، محمد علی شاہ باچا، ابھی ہم آج باقاعدہ جو ایجنڈا ہے، اس کو ہٹا کر اس پر ہم پوری ڈسکشن کریں گے تاکہ تمام ایم پی ایز کو موقع ملے اور اپنی بات کر سکیں۔ محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډېره مهربانی جناب سپیکر صاحب! منسټر صاحب چې کوم په تفصیل خبرې اوکړې د سی پیک په باره کښې، زما خپل خیال دے چې جناب سپیکر صاحب! ما د سی پیک په باره کښې، دا داسې یو ایشو ده چې زما په خیال په اسمبلئ کښې، د اسمبلئ نه بهر په سیمنارز کښې Even چې فیډرل ګورنمنټ چې کوم میټنګز زمونږ سره Arrange کړی وو، دا د

ټولو نه اول پرائم منسټر صاحب چې کوم اے پی سی راغوښتې وه، هغې کښې کوم زمونږ د پارټو هيډز له چې کوم کمټمنټس ئے چې ورسره کړی وو، يقين دهانی ئے ورسره کړې وه جی، د هغې نه پس بيا هم د دې فورم د دې august House ټول اپوزيشن چې کوم پارليمانی ليډران وو، تاسو پخپله موجود وئ په هغه ميټنګ کښ، زمونږه د دې صوبېChief Executive هم په هغه ميټنګ کښې موجود وو، د فيډرل منسټر په سربراهئ کښې چې کوم مونږ سره کمټمنټس شوی وو، د هغې نه پس اوپن فورم چې کوم ځائې کښې زما په خيال چې کوم ځائې کښې بحثونه شوی دی، چې کوم ځائې کښې سيمينارز شوی دی، هم د دې ويسټرن روټ هر ځائې کښې ذکر شوے وو او دا مونږ سره کمټمنټ شوے وو چې هم دا به ويسټرن روټ وی. جناب سپيکر صاحب! انتهائی افسوسناکه خبره ده دا مونږ سياسی بحث نه کوؤ يا سياسی دغه مسئله نه ده، دا زمونږ د دې صوبې د حقوقو خبره ده، پکار مونږ له دا ده چې ديکښې ځنګه منسټر صاحب خبره اوکړه، نلوټها صاحب دا دے ناست دے، په هغه ميټنګ کښې هم نلوټها صاحب دا ذکر کړے وو چې يره ويسټرن روټ باندې د اول کار شروع شی. نن په 46 بلين ډالرز کښې، دا زه په ډير افسوس سره خبره کومه چې صرف تين بلين ډالرز زمونږ په دې کے پی کے لګی جی او هغه هم لا په پائپ لائن کښې دی، نن که تين بلين ډالرز زما په خيال کښې په مانسهره کښې 720 ميګا واټ بجلی ګهر منصوبه په پائپ لائن کښې ده، په حويليان کښې چې کوم ډرائی پورټ دے، هغه د دې سی پيک حصه ده، نور چې کوم مونږ سره چې کوم کمټمنټ شوے وو د ډی آئی خان د روټ په حقله پورې دا موټر وے، هغه نن مونږ ته پته لګی چې هغه د PSDP نه زما په خيال فنډنګ کيږی او د سی پيک حصه نه ده، مونږ ورته جناب سپيکر صاحب! په هغه ميټنګ کښې هم چې کوم کرنل شير خان دا دغه موټر وے ده، د هغې ذکر ما په خصوصی توګه باندې کړے وو چې يره د سوات موټر وے د په دې سی پيک کښې شامله شی، د هغه منسټر صاحب خبره ما ته اوس هم ياده ده چې"آپ ہمیں Written بھیج دیں، ہم اس کو شامل کرلیں گے"، ويسټرن روټ ئے ترې د سره ويستے دے نو وړه غوندې موټر وے به زمونږ د پاره څه شامله کړی؟ جناب سپيکر صاحب! نو زما خپل دا خيال دے، يو خبره د صوبائی ګورنمنټ دغه هم زه کومه چې دهرنې،په اسلام آباد کښې هم دهرنا اوشوه، په لاهور کښې

هم دهرنا اوشوه، جناب سپیکر صاحب! هغه د پی ټی آئی خپلې دهرنې وې، دا د صوبې د حقوقو خبره ده نو زما د پارټئ د طرف نه هم دا رائې ده، زما ذاتی هم دا رائې ده، که دهرنا کوئ، که قرارداد پاس کوؤ د دې ځائې نه، که دا موټر وے بندول وی نو دا درله زه تسلی درکوم چې د پاکستان پیپلز پارټی به ان شاء الله په دې ټول ایشو کښې تاسو سره ولاړه وی نو اوس په ګورنمنټ باندې دا انحصار دے چې کومه فیصله ګورنمنټ اوکړه نو پاکستان پیپلز پارټی به ورسره ان شاء الله ولاړه وی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: ډیره زیاته مهربانی، جناب سپیکر صاحب! چې په دې اهمه موضوع د ما ته لږ وخت راکړو۔ زمونږ صوبائی منسټر جناب عنایت الله صاحب چې کوم د سی پیک خبره اوکړه او په هغې باندېTechnically خبرې هم اوشوې او چې کومې معاهدې زمونږ د مشرانو سره شوې دی، هغه خبرې هم اوشوې، محمد علی شاه باچا هم ډیره مضبوطه خبره اوکړله، زه صرف یوه خبره کومه، مخکښې هم په دې فلور باندې ما دوه درې ځله اشارتاً کړې ده او هغه دا چې بلوچستان غوندې حالات دی په دې صوبه کښې، دا د مرکزی حکومت او پنجاب نه پیدا کوی دلته، دلته تر اوسه پورې چا پاکستان ته مرده باد چغه نه ده وهلې، دلته تر اوسه پورې چا د پاکستان جهنډې ته بد نه دی کتلی او چې په هر پهلو کښې ګورې، پښتون د پاکستان د پاره کومه قربانی ورکړې ده، دې ملک د پاره کومه قربانی ورکړې ده، دې فیډریشن د پاره کومه قربانی ورکړې ده، هغه د تاریخ حصه ده، د چا نه پټه کیږی نه خو داسې ښکاری چې د دې صوبې سره یو قصداً امداً عمل روان دے، که د دې صوبې لائیبلټی ده، مرکز پرې قبضه اچولې ده، مونږ ته څوک څه نه راکوی، دغه شان د سی پیک مسئله کښې دا معلومیږی چې دا پښتانه، دا پنجاب او مرکزی حکومت د دیوال سره لګول غواړی او زه دا وایم چې کوم په دې ملک کښې د انډیا یا د کومو حالاتو خبره ده یا هغه بله ورځ کوم قرارداد د دې صوبې نه مونږه پاس کړے دے چې مونږ د پاک فوج او د مرکزی حکومت د هرې فیصلې ملګرتیا کوؤ، په هغه د کشمیریانو ورونړو د پاره کوم آواز اوچتوی خو داسې ښکاری چې زمونږ سره که انډیا کوی یا بل څوک کوی

خو صرف په دې سی پیک باندې ئے کوی، نو که بفرض محال مرکز یا پنجاب مونږ ته ورونړه نه وائی، مونږ پښتنو ته ورونړه نه وائی نو شاید چې هغه ورځ دوئ مونږ ته پخپله جوړوی ځکه چې د دیوال سره مو جنګوی او چې کله د دیوال سره څوک جنګیږی بیا هره نمونه حالات پیدا کیږی، لهذا زه ستاسو په توسط سره زه د قومی وطن پارټئ د طرف نه دا خبره کومه چې په دې خبره کښې د هوش نه کار واخلی مرکز، او داسې حالت د نه پیدا کوی چې دا قوم نور تقسیم کړی او چې کومه دلته دهشت ګردی ده،کوم دلته کښې حالات جوړ شوی دی، چائنا خو لګیا ده د خپلې یوې صوبې د پاره چې هلته غریبی ده، د هغې د پاره سی پیک جوړوی او په دې صوبه کښې چې کومه دهشت ګردی اوشوه یا کیږی یا روانه ده یا د کومو حالاتو نه چې دا صوبه تیریږی یا مرکز مونږ سره چې کوم د میرې مور سلوک کوی نو زما دا خیال دے چې دا دوئ دا حالات پخپله د ملک تباهئ طرف ته او دا ملک ورانئ طرف ته روانوی، لهذا دا پښتانه به چرته دې خبرې ته پریږندی، مونږ دا وایو چې که پنجابے دے زمونږ ورور دے، که سندھے دے زمونږ ورور دے، که بلوچے دے زمونږ ورور دے، پکار ده چې هغوی هم مونږ ته ورونړه اووائی او زمونږ حق اومنی او زمونږ حقوق تسلیم کړی **(تالیاں)** او که نه تسلیموی نو بیا د پرې سوچ اوکړی چې دې ملک سره به څه کیږی، بهر دنیا لګیا ده که یورپ دے که هر څوک چې دے، د سی پیک مخالفت کوی او دلته کښې مونږ د سی پیک نه اوباسی، دا مونږ ته پښتنو ته او قبائلو ته دا بالکل نه ده منظور، لهذا دا یو باغیانه فیصله به لا پښتانه کوی او هوش د اوساتی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب، اس کے بعد شوکت صاحب۔

مفتی سید جانان: **بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔** جناب سپیکر صاحب، زه د وخت راکولو مشکور یم۔ جناب سپیکر صاحب! غالباً دغه اسمبلئ کښې چې کوم پخوانی ملګری ناست دی، هغوی ته دا پته ده چې دا دغې صوبې دویم ځل دے چې مونږ ته بهر ملک نه یو مراعات یو منصوبه ملاؤ شی خو بد بختئی نه هغه بیا مونږ نه واپس لاړه شی، تیر حکومت کښې دغې صوبه کښې د عوامی نیشنل پارټئ او پیپلز پارټئ حکومت وو، چائنا حکومت رسالپور کښې او نظام پور کښې، دغه ځایونو کښې یو ځائې جوړولو چې هغې کښې به زرګونو مزدورانو کار کولو خو

چونکه دغه صوبه کښې داسې حالات وو چې د هغې په وجه باندې هغه خلق دلته رانغلل او د دغې صوبې واکمنو خلقو ته ئې اووئيل چې مونږ دغه صوبه کښې هيڅ ترقياتی کارونه نشو کولے، جناب سپيکر صاحب! دا دويمه موقع ده، دپښتنو وينې هر بازار کښې، هره محله کښې، هر سکول کښې، هر کالج کښې، هر جمات کښې اوبهيدې، ما سره هغه مخکښې ورځ يو ډاکټر راسره وو، هغه راته وئيل چې مفتی صاحب! دلته کښې بم دهماکه اوشلوله او بم دهماکې نه دا معلومه شوه نو ما ته ئې وئيل چې د سپو دې وړو بچو به د دې خلقو غوښې راټولولې او مطلب دا دے هغه به ئې وړلې، دغې صوبې د دغې ملک د پاره دغې خاورې د پاره چې کومې قربانئ ورکړې دی، زه وايم چې تاريخ کښې به داسې قربانئ بلې صوبې، نه به نورو خلقو ورکړی وی او نه به ورکړی ورته۔ عرب ملکونو کښې صرف جناب سپيکر صاحب! د يمن جنګ دے، بس صرف دا لفظ دے چې يمن کښې جنګ شروع دے، کارخانې ولاړې دی، مزدور کار خلق ولاړ دی چې کوم سرکار کښې معززين دی، هغوی باندې بيس فيصد کټ اولګيدو چې زمونږ ملک خساره کښې دے خو جناب سپيکر صاحب! الحمد ﷲ پښتانه دی چې کله امتحان راغلے دے، څومره حالات اوس تير شول، اوس هغه خلق فوج ته وائی چې ته به ما نه وروستو ځې او زه به تا نه مخکښې ځم، که هندوستان بمباری کوله او ګولئ ئې چلوله، اول به زه مړ کيږمه، اول زه شهيد کيږمه، د هغې نه بعد به بيا ته شهيد کيږې خو هرګز د دې دا مطلب نه دے چې پښتون نه پوهيږی، هرګز د دې دا مطلب نه دے چې پښتون د خپلو حقوقو حاصلولو باندې نه پوهيږی۔ جناب سپيکر صاحب! د پښتانه د چا نه هيڅ څه کم نه دی، دغه ډير خلق مونږ او تاسو ليدلی دی چې کله امتحان ورباندې راغلے دے، چا پاکستان مرده باد وئيلی دی، چا پاکستان کهپې وئيلی دی او چا خپلې ترانې شروع کړې دی او چا د ملک پرچمونه او د ملک جهنډې سوزولې دی خو دپښتون سړی خلې نه اوسه پورې داسې لفظ نه وی وتلے خو جناب سپيکر صاحب! دا به زه د دغې حکومت کمزوری ګنړم، دا عنايت ﷲ صاحب نن وائی، دا به زه د دغې حکومت کمزوری ګنړم، د ملک زه څلورمه حصه يم، زه به حق غواړم خو چې د حق غوښتو ځائې ته خو ځم کنه، که زه خو چا سره کښينم خو کنه، زما حق دے، ستا صوبه کښې جناب سپيکر صاحب! فنډز نشته دے چې کومې ادارې ته ورځې، هلته کښې هر سړی ته به خپل غم وروړې، هغه به درته بيس غمونه نور بيان کړی، شل غمونه به درته بيان

کړی، جناب سپیکر صاحب! دا به زمونږ دغې صوبې سره خیانت وی، زما به هم خیانت وی او د دغې ایوان به هم خیانت وی، که زه د صوبې د عوامو غم غواړم، بیا پکار ده چې زه د غم ځائې کښې اودریږم. جناب سپیکر صاحب! مونږ خو ټول وخت دهرنو کښې تیر کړلو، مونږ خو دا دوه نیم کالونه په دې باندې تیر شو چې نن فلانی ځائې کښې مارچ دے او سبا له په فلانی ځائې کښې مارچ وی او بله ورځ به بل ځائې کښې مارچ وی، جناب سپیکر صاحب! زما به دا درخواست وی چې په دغه خبره باندې غور کول پکار دی او سنجیدګئ سره ورباندی غور کول پکار دی، مونږ خپل حق هم غواړو او بهر ملک اخبارونو، تاسو ټول اخبارونو نه خبر خلق یئ، ډیر ملکونه هغوی دا نه غواړی چې دا منصوبه ناکامه شی، هغوی دا نه غواړی چې پاکستان ته دا منصوبه ملاؤ شی، مونږ به د هغه خلقو آله کار نه جوړیږو، د هغه خلقو د مفاداتو تکمیل به هم نه کوؤ، مفاهمت سره، په ناسته باندې، جناب سپیکر صاحب! اول کلی ته چې فنډز راشی سړے جنګ کوی چې دا ما ته ملاؤ شوے، که بیا هغه ته نشی ملاؤ نو هغه وائی که زما محلې ته که ملاؤ شی، که محلې ته نشی ملاؤ هغه وائی چې بل کلی نه خو زما کلے ښه دے، کلی ته خو ملاؤ شو کنه نو جناب سپیکر صاحب! زه وایم چې ان شاء اللہ العظیم جمیعت العلمائے اسلام به که په سوال وی، په سوال به غواړو او که په زور وی نو ان شاء اللہ العظیم د خپلې صوبې حقوقو د پاره به جنګ هم کوؤ خو زه د حکومت مشکور یم چې دا دریو کالو تیریدو نه بعد حکومت ته نن د صوبې حقوق یاد شو او نن ورته صوبه یاده شوه. مهربانی.

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (پارلیمانی سیکرٹری): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره شکریه، جناب سپیکر. میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک کمٹمنٹ تھی وزیر اعظم صاحب کی طرف سے جب آل پارٹیز کانفرنس ہوئی تھی تو اس میں کمٹمنٹ کی گئی کہ خیبر پختونخوا کے حوالے سے جو تحفظات تھے کہ مغربی روٹ کو سی پیک کا حصہ بنایا گیا تھا تو اس وقت یہ بات نہیں کی گئی کہ اس میں کیا مسائل آ رہے ہیں؟ کلیئر کٹ بات تھی، اس میں تمام پارٹیز کے لوگ تھے، جن جن کے خدشات تھے، وہ آل پارٹیز کانفرنس بلائی ہی اس لئے گئی تھی کہ وہ خدشات دور ہوئے اور وہ کمٹمنٹ ہی پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے کہ یہ سی پیک کا حصہ ہو گا،

مغربی روٹ، لیکن اب بد قسمتی یہ ہے کہ حکومت کہتی کچھ ہے اور کرتی کچھ ہے، اس سے جو حکومت کی جو ان کی کمٹمنٹ ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کتنی سیریس ہے؟ ایک طرف اگر ہم دیکھیں تو دہشت گردی سے متاثرہ صوبہ ہے جس کو بہت زیادہ Incentives دینے کی ضرورت تھی، اس صوبے کو بہت ڈیویلپ کرنے کی ضرورت تھی، پورا فوکس کرنے کی ضرورت تھی، وفاقی حکومت کی طرف سے، جو ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے جو اپنے وسائل ہیں، وہ بھی اس صوبے کو نہیں مل رہے ہیں لیکن جو سی پیک کا حصہ تھا، جو ہم خوش ہو رہے تھے کہ چلو پاکستان کی ترقی کا ایک اور چانس ملا ہے، اس ملک کو تو ہم سمجھ رہے تھے کہ چاروں صوبے اس ملک کا حصہ ہیں اور چاروں صوبوں کو یکساں ترقی کے مواقع ملیں گے لیکن ابھی جو ہم دیکھ رہے ہیں جناب سپیکر! کہ جو پاک چائنا کاریڈور تھا، وہ ہمیں لگ رہا ہے کہ پنجاب چین کاریڈور، تو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ پورے صوبوں کے اندر احساس محرومی بڑھ رہی ہے اور یہ خطرناک ہے، اس وقت، اس وقت حکومت کہتی ہے کہ جی ہمیں سپورٹ کیا جائے اسلئے کہ ہمیں Threat ہے انڈیا کی طرف سے، اور ساری جتنی پارٹیاں ہیں، وہ سب کہہ رہی ہیں کہ جی اگر انڈیا کے ساتھ کوئی Threat ہے تو ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں کیونکہ میرے خیال سے کشمیر کے ایشو پر پاکستان کے ایشو پر کوئی ڈویژن نہیں ہے، ساری پارٹیاں اپنے جو سیاسی مفادات ہوتے ہیں یا جو سیاسی ان کا وہ ہوتا ہے، ان سے بالاتر ہو کر وہ گورنمنٹ کو سپورٹ کر رہی ہیں لیکن ایسے موقع پر بھی گورنمنٹ جو ہے، وہ یکجہتی کی طرف نہیں جا رہی ہے جناب سپیکر! یہ ایک کلیئر کٹ مسیج ہے کہ وہ جو چاہتے ہیں کریں گے، باقی صوبوں کی اپنی مرضی ہے، وہ کچھ بھی کریں، ان کی کوئی پرواہ نہیں ہے، تو اس سے جو اس ملک کی وحدانیت ہے اس کو خطرات ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں اکثر کہ جب ہم کرپشن کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی جمہوریت کو خطرہ ہے، تو یہ جمہوریت کو خطرہ اس طرح نہیں ہوتا ہے، اگر آپ صوبوں کو ساتھ لیکر چلیں گے تو جمہوریت مضبوط ہو گی اور ملک مضبوط ہو گا، اگر آپ صرف ایک صوبے کو اٹھانے کی کوشش کریں گے، باقی صوبوں کو نظر انداز کریں گے جناب سپیکر! تو اس سے مسائل بڑھیں گے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہترین موقع ہے کیونکہ اس وقت دہشت گردی کی جو صورتحال ہے، بلوچستان میں علیحدگی کی تحریکیں اٹھی

تھیں، وہاں پر کیا ہوا؟ ہمارے پرائم منسٹر صاحب گئے، یو این او کے اندر سپیچ کی، انہوں نے کلبھوشن یادیو کا نام تک نہیں لیا، بلوچستان کا نام تک نہیں لیا، یہ وہ چیزیں ہیں کہ عوام سوال کرتے ہیں کہ آپ پرائم منسٹر ہیں، آپ اے پی سی بلا رہے ہیں، آپ کو اے پی سی بلانا چاہیئے تھا، یو این او میں جانے سے پہلے کہ آپ نے یو این او میں کیا کہنا ہے تو وہ تو آپ نے نہیں کیا، چلو دیر آید درست آید، آپ نے تاخیر کی لیکن اب آپ کو کلبھوشن یادیو یاد آرہا ہے، آج آپ کو بلوچستان کا کیس بھی یاد آرہا ہے تو یہی میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج یہ موقع ہے کہ سی پیک میں آپ مغربی روٹ کو ڈالیں، یہ سارے چھوٹے صوبوں کا ایشو ہے، یہ صرف خیبر پختونخوا کا ایشو نہیں ہے، نہ کوئی تحریک انصاف کا ایشو ہے، یہ اس صوبے کے عوام کا ایشو ہے، اگر ہم اس عوام کے حقوق کا تحفظ نہیں کرسکے جناب سپیکر! پھر ہمیں استعفیٰ دے دینا چاہیے، پھر ہمیں ان اسمبلیوں میں بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہمیں کوئی شوق اقتدار میں رہنے کا، اگر ہماری بات مانی جاتی ہے تو ہم ہر سطح پر تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن اگر ہماری اس اسمبلی کی بات نہیں مانی جاتی جناب سپیکر! تو میں حکومت کی طرف سے یہ کہنے کی پوزیشن میں ہوں کہ ہمیں پھر اسمبلیوں میں بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، ہم پھر اپنے عوام کے ساتھ جائیں گے، ہمیں فوری طور پر، میرے خیال سے وزیراعلیٰ صاحب ہے نہیں لیکن ان کی طرف سے مجھے جو بتایا گیا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ تمام سیاسی پارٹیوں کی قیادت کو اکٹھا کر کے یہاں پر بھی ایک اے پی سی اس ایشو پر ہو اور اس کے بعد فیصلہ ہو کہ ہم نے اسمبلیوں میں رہنا ہے یا سڑکوں پر رہنا ہے یا ہم نے اس صوبے کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے یا نہیں کرنا؟ تو میرے خیال سے اس میں تمام جماعتیں ہمارا ساتھ دیں گی، نلوٹھا صاحب بھی ہمارا ساتھ دیں گے کیونکہ وہ بھی اس صوبے کے ہیں، مجھے یقین ہے ان شاء اللہ تعالیٰ کہ اس صوبے کی جتنی بھی پارٹیاں ہیں، چاہے وہ اپوزیشن میں ہیں، چاہے گورنمنٹ میں ہیں، وہ ہمارا ساتھ دیں گی، یہ اس صوبے کا ایشو نہیں ہے، یہ پاکستان کی وحدانیت کا ایشو ہے، آج اگر آپ ایک صوبے کو محروم کریں گے، ان کے حقوق سے تو یہ چیز پھر اپنی وحدانیت کو لے کے وہ کمزور ہوگی، میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر! کہ اس میں تمام، یہ صرف پختونوں کی بات نہیں ہے، ہمارے ساتھ ہزارے میں بھی لوگ رہ رہے ہیں، ہمارے ساتھ ساری زبانیں بولنے والے لوگ رہ رہے ہیں، یہ پختونوں کا

ایشو نہیں ہے، یہ اس صوبے کا ایشو ہے، اگر آپ صوبے کے ایشو کو دبائیں گے تو یہ چنگاری اٹھے گی جناب سپیکر! پھر بہت آگے تک جائے گی، تو یہ ایسا ایشو ہے کہ اس پر، یہیں پر میں سمجھتا ہوں کہ وفاقی حکومت کو ہوش کے ناخن لینا چاہئیں، وہ ہر جگہ اس صوبے کو نظر انداز کرنے والے پالیسی اپنائی ہوئی ہے انہوں نے، لیکن یہ دہشتگردی کے خلاف جنگ یہ صوبہ لڑ رہا ہے، یہ بڑا Important صوبہ ہے، یہ پاکستان کی جنگ لڑ رہا ہے، یہ اگر اس کو نظر انداز کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو آگ یہاں پر لگی ہوئی، یہ آگ بہت دور تک چلی جائے گی تو میں اسلئے آخر میں گزارش کروں گا جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے کہ تمام سیاسی پارٹیوں کی یہاں پر اے پی سی بلائی جائے اور اس میں ایک فیصلہ کیا جائے کیونکہ یہ ایشو کسی ایک پارٹی کا نہیں ہے کہ میں کہوں جی کہ ہماری پارٹی کا ہے لیکن آپ اس کو لیڈ کریں، گورنمنٹ اس کو لیڈ کرے اور میں یہ یقین ضرور دلاتا ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ کہ ہمارے جتنے بھی، جماعت اسلامی والے، عنایت صاحب نے بھی بات کی، اس ایشو پر ہم سب ایک ہیں، اس پر جو بھی فیصلہ آپ کریں گے، ہم آپ کے ساتھ ہوں گے ان شاء اللہ۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، میں موقع دوں گا پورا پورا، جو بھی ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں اس کو موقع دے دوں گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! پہلے تو میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں آپ کو جناب سپیکر کہوں یا میں اسد قیصر صاحب کہوں، چونکہ چیئرمین تحریک انصاف نے کہا ہے کہ سپیکر نہ کہا جائے بلکہ سپیکر کا نام لیا جائے، تو دوسری طرف میں دیکھتا ہوں کہ اگر جناب سپیکر کہا تو شاید میرے خلاف ایف آئی آر ہو جائے چونکہ "ہم آہ بھی بھرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام، آپ قتل بھی کریں تو چرچا نہیں ہوتا" تو جناب سپیکر صاحب! میں ایک بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی مرضی ہے، آپ جیسے بولیں، جیسے آپ کو مناسب لگتا ہے، بالکل بولیں اور میرے جو لیگل رائٹس ہیں، میں اس کے مطابق سارا سلسلہ چلاؤں گا ان شاء اللہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں سر! ایک چھوٹی سی ریکویسٹ پہلے کرتا ہوں پھر اس پر بات کروں گا کہ ایم پی ایز ہاسٹل جس میں تمام ممبران اسمبلی، ہم وہاں پر اجلاس کے دوران رہائش پذیر ہوتے ہیں، آج تیسرا دن ہے اس کا

فون کٹا ہوا ہے، بل نہ جمع کروانے کی وجہ سے، اگر جناب سپیکر صاحب! حکومت اتنی غریب ہو گئی ہے تو ہمیں کہا جائے، ہم ممبران اسمبلی چندہ جمع کر کے اس کا بل جمع کروائیں گے۔ چونکہ ہمارے لئے بڑی مشکلات ہوتی ہیں، جب ہم کو ٹیلیفون کرنا پڑتا ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب! بہت اچھا Issue raise کیا ہے، عنایت اللہ خان صاحب چلے گئے ہیں بات کر کے، انہیں بیٹھنا چاہیے تھا اور اس ایشو کو اگر آپ نے اسمبلی میں لانا تھا جناب سپیکر صاحب! تو پھر اپنی جماعت کے لوگوں کو کم از کم یہ کہہ دیتے اور ہم یہ سمجھتے، اگر تحریک انصاف کے لوگ ان سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے اور عنایت اللہ خان صاحب کی جماعت، جماعت اسلامی کے لوگ یہاں پر اکثریت سے ہوتے تو میں بھی یہ سمجھتا اور میڈیا بھی یہ سمجھتا اور صوبہ بھی اور اس کے عوام بھی یہ سمجھتے کہ آپ سیریس ہیں اکنامک کاریڈور کے اوپر لیکن خدارا یہ گپ شپ والا سسٹم چھوڑ دیں، اب اس صوبے کے عوام اور پاکستان کے عوام بہت سمجھدار ہو گئے ہیں، وہ دھرنوں اور مارچوں کی سیاست کو مسترد کر چکے ہیں جناب سپیکر صاحب! آج یہ اکنامک کاریڈور جس کے اوپر آج غالباً چوتھی پانچویں دفعہ اس اسمبلی میں بات ہوئی ہے اور میں بخوبی جانتا ہوں کہ آپ ہر وہ ایشو اسمبلی میں لاتے ہیں کہ جو مرکزی حکومت کے Against جاتا ہو، لیکن مجھے بہت خوشی ہوتی ہے، ہم نے آپ کے دھرنوں کے اوپر، آپ کے مارچوں کے اوپر ہی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں جگائے رکھا ہوا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! آپ نے یہ ساڑھے تین سال جو اس صوبے کے ساتھ تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے کیا ہے، ان شاء اللہ ڈیڑھ سال کے بعد 2018 میں آپ کو پتہ چل جائے گا۔ جس طرح میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت کہتی کچھ ہے اور کرتی کچھ ہے، یہ تو 2018 میں پتہ چلے گا کہ مرکزی حکومت کہتی کچھ ہے کرتی کچھ ہے یا صوبائی حکومت کہتی کچھ ہے اور کرتی کچھ ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! میں اس ایشو کے اوپر پاکستان مسلم لیگ خیبر پختونخوا اگر کوئی اور جماعت اکنامک کاریڈور کیلئے ایک سو فیصد کوشش کرے گی مغربی روٹ کے اوپر تو پاکستان مسلم لیگ ایک سو پچاس فی صد مغربی روٹ کے حق میں ہے اور اس کو بنا کے ان شاء اللہ میاں نواز شریف چھوڑے گا۔ جناب سپیکر صاحب! یہ اکنامک کاریڈور کوئی معمولی منصوبہ نہیں ہے، میں درخواست کرتا ہوں اپنے

دوستوں کو، میں پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ اکنامک کاریڈور پاکستان کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، آپ دیکھ لیں کہ اس اکنامک کاریڈور کے خلاف ہمارے دشمن دن رات ایک کر رہے ہیں، وہ اس کوشش میں مصروف ہیں کہ کس طریقے سے اکنامک کاریڈور کو ناکام کیا جائے، ہم نے ان ممالک کو بھی، ان ممالک کو بھی ہم نے اکٹھے ہو کے یہ میسج دینا ہے کہ تمہارا باپ بھی اکنامک کاریڈور کو ناکام نہیں کر سکتا۔ جس طرح وزیر اعظم پاکستان اور جنرل راحیل شریف نے، چیف آف آرمی سٹاف نے عہد کیا ہے کہ اکنامک کاریڈور کے اوپر ہم ایک پرسنٹ بھی آنچ نہیں آنے دیں گے، اس کو مکمل کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں پر جب بھی آپ نے قرارداد کسی سے دلوائی اسمبلی فلور کے اوپر، پی ایم ایل (این) نے کبھی مخالفت نہیں کی، آپ نے جب کہا کہ ہم نے احسن اقبال سے میٹنگ کرنی ہے، آپ نے میٹنگ رکھوائی، ہم آپ سے چار قدم آگے تھے جناب سپیکر صاحب! اور وہاں پر جب بات ہوئی اس میٹنگ میں، کے پی کے کے چیف ایگزیکٹیو صاحب بھی موجود تھے تو میرے جو ریمارکس تھے، وہ آپ سن رہے تھے اور میں نہیں سمجھتا جناب سپیکر صاحب! اس ایشو کو جو یہ اٹھایا جارہا ہے، ان شاءاللہ آپ توقع رکھیں، آپ توقع رکھیں 2018 کا الیکشن اکنامک کاریڈور کی وجہ سے پی ایم ایل (این) ان شاء اللہ بھاری اکثریت سے چاروں صوبوں سے جیتے گی (تالیاں) مرکز سے جیتے گی، آپ کچھ بھی کرلیں، آپ کچھ بھی کرلیں، کسی کو پوائنٹ سکورنگ کرنے کی اجازت پاکستان مسلم لیگ ان شاء اللہ نہیں دے گی۔ جناب سپیکر صاحب! ہم نے دھرنے نہیں دیئے ہیں، مسلم لیگ نے دھرنے نہیں دیئے ہیں، مسلم لیگ نے مارچ نہیں کئے ہیں، اس نے کام کئے ہیں، کام پاکستان کے اندر (تالیاں) جس دہشتگردی کی میرا بھائی بات کر رہا ہے، یہ پچھلے پانچ سال اگر اسمبلی میں ہوتے تو انہیں پتہ ہوتا کہ خیبر پختونخوا کس آگ میں جل رہا تھا، آج اللہ کے فضل وکرم سے پاکستان امن کا گہوارہ بنتا جارہا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں پاکستان آرمی کا بھی اور چاروں صوبائی حکومتوں کا بھی مرکزی حکومت کے ساتھ تعاون ہے اور آج ہم سب لوگوں نے مل کے اپنے ملک کو امن کی طرف لے کے ہم جارہے ہیں جناب سپیکر صاحب! اور اکنامک کاریڈور کیلئے ضروری ہے کہ ہمارے ملک کے اندر امن ہو، ہمارے صوبے کے اندر

امن ہو۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی موجودگی میں احسن اقبال صاحب نے جو بریفنگ دی تھی، اس میں اکنامک کاریڈورز کی بھی بات ہوئی تھی، اس میں پشاور ٹوڈی آئی خان ریلوے لائن کی بھی بات ہوئی تھی، اس میں پشاور ٹو کراچی ڈبل رویہ ریلوے لائن کی بات ہوئی تھی، اس میں ستائیس انڈسٹریل اسٹیٹس میں سے سات انڈسٹریل اسٹیٹس کے پی کے میں بننے کی بات ہوئی تھی، اس میں ڈرائی پورٹ، ایک ہی ڈرائی پورٹ پورے اکنامک کاریڈور میں ہے جو کے پی کے میں بننے جارہا ہے، اس کی بھی بات ہوئی تھی، حویلیاں اگر کے پی کے میں نہیں ہے تو پھر مجھے بتادیا جائے، میں قلندر لودھی صاحب کو لے کے الگ ہو جاتا ہوں، حویلیاں بھی کے پی کے کے اندر ہے، ہزارہ ڈویژن بھی کے پی کے کے اندر ہے، جناب سپیکر صاحب! ان شاءاللہ آپ بے فکر رہیں، اس وقت اس ملک کی باگ ڈور مضبوط ہاتھوں میں ہے، مجھے میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ نواز شریف وزیر اعظم پاکستان ہمیں جو بھارت کے خلاف اب بلا رہا ہے، نہیں، وزیر اعظم کے ساتھ تمام جماعتوں کو، مسلم لیگ کے ساتھ تمام جماعتوں کو اور تحریک انصاف کے ساتھ بھی ہم سب جماعتیں پاکستان کی سلامتی کے اوپر Automatically اکٹھے ہیں، ہمیں آپ کو بلانے کی کیا ضرورت ہے، آپ کو ہمیں بلانے کی کیا ضرورت ہے، یہ ملک ہم سب کا ہے اور ان شاءاللہ پاکستان کی طرف کسی کو میلی آنکھ اٹھانے کی جرات نہیں ہے، خدا کے فضل و کرم سے۔ نواز شریف صاحب کو تو خراج تحسین آپ کو پیش کرنا چاہیے تھا کہ جنرل اسمبلی میں جس طرح اس نے جرات کے ساتھ مسئلہ کشمیر اٹھایا اور انڈیا کانپ رہا ہے، انڈیا کانپ رہا ہے۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ، ایک منٹ۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: خیر ہے آپ کو تکلیف ہے، آپ کو تکلیف ہے۔ آپ کو تکلیف ہو گی، آپ دھرنوں والی پارٹی ہیں، آپ ناچ گانوں والی پارٹی ہیں، آپ کو تکلیف ہو گی۔ ڈیڑھ سال بعد اور بھی آپ کو تکلیف ہو گی، ڈیڑھ سال بعد اور بھی آپ کو تکلیف ہو گی، (شور) مسلم لیگ اس ملک کی خدمت کرنا چاہتی ہے، مسلم لیگ اس کو بنائے گی، مسلم لیگ اس کی تعمیر و ترقی کے لئے کام کرے گی۔

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ کیلئے، آپ کیلئے ان شاء اللہ، آپ تکلیف میں نہ ہوں، آپ بہت جلد، بہت جلد اپنے انجام کو پہنچنے والے ہیں، بہت جلد آپ اپنے انجام کو پہنچنے والے ہیں، آپ دوسروں کی طرف۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اس کے بعد، اس کے بعد میں، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! ہم نے بڑے تحمل سے آپ کی بات سنی ہے، آپ کو بھی اخلاقی جراءت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ اسمبلی، یہ فلور، یہ اسمبلی کسی کے باپ کی نہیں ہے، یہ ہم سب کی اسمبلی ہے، ہر کوئی یہاں پر بول سکتا ہے۔ آپ اگر مجھے بولنے سے روکیں گے، کل آپ بھی اس فلور کے اوپر نہیں بول سکیں گے۔

(شور)

جناب سپیکر: ملک صاحب، ملک صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ شوکت صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، دیکھیں، ملک صاحب! آپ بیٹھ جائیں پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں نے ان کی بڑی غور سے بات سنی ہے، ان کو بھی سننا چاہیے، یہ بھی اپنے اندر اس کا اندازہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، دیکھو، مجھے، مجھے وضاحت کرنے دیں، جی آپ بات۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نے بہت غور سے شوکت یوسفزئی صاحب کی تقریر۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! آپ بیٹھ جائیں، شوکت صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نے شوکت یوسفزئی صاحب کی تقریر سنی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، شوکت! آپ بیٹھ جائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں نے، میں نے شوکت یوسفزئی صاحب کی تقریر سنی ہے، میں نے کوئی احتجاج نہیں کیا ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! اگر یہ لڑائی لڑنا چاہتے ہیں، اس کو کہو باہر آ جاؤ، لڑائی لڑنی ہے تو باہر آجاؤ، یہ اسمبلی ہے، اس کے تقدس کا خیال رکھو۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، شوکت۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ اسمبلی ہے، یہاں پر غور سے بات سنو۔

جناب سپیکر: شوکت! آپ بیٹھ جائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ کیا طریقہ ہے؟ لعنت ہو تمہارے اوپر، تم خود تو مسائل نہیں حل کر سکتے صوبے کے، خود تو اپنے مسائل حل نہیں کرسکتے اور یہاں پر بدمعاشی کرنے کیلئے آتے ہو۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ (شور) آپ بیٹھ جائیں جی، ایک منٹ، شوکت آپ پلیز، شوکت ڈیکورم کا خیال رکھیں، ڈیکورم کا خیال رکھیں، ملک صاحب! آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں جی پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں نے کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ بیٹھ جائیں، عارف! آپ بیٹھ جائیں، دیکھو آپ۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہ سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: (شور) آپ بیٹھ جائیں، ملک صاحب! بیٹھ جائیں آپ۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! بالکل بالکل، خٹک صاحب کے نمبر بن گئے ہیں، مجھے بات مکمل کرنے دیں، اس کے بعد یہ بات کریں۔

جناب سپیکر: بالکل۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں کبھی، میں کوئی، شوکت یوسفزئی صاحب بات کر رہے تھے، ہم نے بڑی غور سے سنی ہے۔ کوئی ہم نے غلط بات نہیں کی ہے، کوئی احتجاج نہیں کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جب میں بات مکمل کر لوں اور انہیں میری بات پر کوئی اعتراض ہو تو دوبارہ ضرور کر لیں۔ میں یہ کہہ رہا تھا جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب، اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا جو جو بات کرنا، ایک منٹ جی، ایک منٹ آپ مجھے، جو جو بات کریں گے، بالکل سب کو موقع ملے گا لیکن ایک دوسرے کی بات سنیں اور میں کچھ چیزوں کی وضاحت کروں گا، جو نلوٹھا صاحب نے کہا جو حقیقت نہیں ہے لیکن نلوٹھا صاحب جب بات ختم کریں، اس کے بعد۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں سر، وہ بات کر رہا تھا کہ جب آپ بھی تھے، وزیر اعلیٰ صاحب بھی تھے، تمام سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز، احسن اقبال صاحب کی میٹنگ میں ہم بیٹھے ہوئے تھے، وہاں پہ جو جو تحفظات تھے، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کی نشاندہی کی اور اس کے اوپر اور اسی طریقے سے دوسرے سیاسی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ ایک منٹ Hold کریں، اس کے بعد بات کریں، ہمارا Concern کیا ہے؟ دیکھو نمبر ایک یہ ہے کہ ہم اس صوبے کے نمائندے ہیں سارے، یہاں جب ہم پہنچتے ہیں تو ہم نے اپنے عوام کی نمائندگی کرنی ہے۔ میرے اندر کوئی تعصب نہیں کسی پارٹی کیلئے، نہ میں کسی کیلئے مسئلہ پیدا کرنا چاہتا ہوں اور ابھی تک جس طرح میں نے ہاؤس چلایا ہے، میں نے سب کو ساتھ لے کے چلایا ہے۔ ایشو یہ ہے کہ جو آپ لوگ اور ہم نے، سب نے متفقہ میٹنگ کی، اس میٹنگ کے بارے میں گزشتہ رات چیف منسٹر صاحب نے بات کی چین کے ایمبیسڈر کے ساتھ، اس نے Publicly بتایا کہ چین کے ایمبیسڈر کہتے ہیں کہ یہ جو چائنا اکنامک

کاریڈور ہے، یہ مغربی روٹ اس وقت یہ ڈکلیئر نہیں کیا گیا، ہمارا مطالبہ کیا ہے کہ جو کمٹمنٹ آل پارٹیز کانفرنس میں ہوئی تھی جس میں یہ Decide ہوا تھا کہ یہ مغربی روٹ جو ہے ناں، یہ اکنامک کاریڈور ہو گا، ہم چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں (شور) ہم چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ہم یہ اسمبلی متفقہ طور پر وفاقی حکومت سے مطالبہ کریں کہ ایک اعلامیہ جاری ہو، وہ اعلامیہ چائنا گورنمنٹ اور وفاق پاکستان، وفاقی حکومت کا متفقہ اعلامیہ ہو جس میں یہ بات ڈکلیئر ہو کہ مغربی روٹ دراصل چائنا اکنامک کاریڈور ہے۔ کیا یہ بات ہماری Responsibility نہیں ہے کہ ہم اس پہ بات کریں گے؟ اسلئے آپ سے میں نے ریکویسٹ کی کہ چونکہ یہ چیز آچکی ہے اور چائنا ایمبیسڈر نے خود کہا ہے کہ یہ اس وقت ڈکلیئر نہیں ہے، یہ صرف ایک روڈ ہے لیکن اکنامک کاریڈور کا حصہ نہیں ہے پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، میں یہی بات سر! کر رہا تھا کہ جب ہماری میٹنگ ہوئی تھی، اس میں جو پوائنٹس اٹھائے گئے تھے، اس کے اوپر احسن اقبال صاحب نے جو بریفنگ دی تھی، وہاں پہ تمام پارلیمانی پارٹی کے لیڈران بھی، سی ایم صاحب بھی اور آپ بھی موجود تھے اور آپ وہاں سے مطمئن ہو کے اٹھے تھے اور میں نے یہ بھی کہا تھا کہ آج اگر کوئی بات آپ سمجھتے ہیں کہ ہمارے کسی پوائنٹ کے اوپر وہ ہمیں صحیح بریف نہیں کر سکے ہیں احسن اقبال صاحب تو اس کو دوبارہ اجاگر کیا جائے لیکن وہاں پہ سی ایم صاحب نے کہا کہ جو جو باتیں ہوئی ہیں، جو پوائنٹس جن کے اوپر مجھے خدشات تھے، مجھے احسن اقبال صاحب نے مطمئن کر دیا ہے، یہ آپ کی موجودگی میں یہ بات ہوئی اور اس کے بعد اگر کوئی بھی ایسی چیز جو ہم یہ سمجھتے ہیں، ہم سے مراد یہ پوری اسمبلی ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے صوبے کے حقوق کے خلاف ہے تو اس کو دوبارہ ہم اٹھا سکتے ہیں اور یہ بات میں نے آپ سے پہلے کی ہے سر، ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! ایک بات میں، نلوٹھا صاحب! ایک بات میں پوچھنا چاہتا ہوں صرف، آپ بات جاری رکھیں، میں صرف پوچھنا چاہتا ہوں، ہم چاہتے ہیں کہ ایک ایسی ریزولیوشن آئے جس میں ہمارے ساتھ جو کمٹمنٹ کی گئی تھی جو احسن اقبال صاحب نے کی تھی، جو پرائم منسٹر نے آل پارٹیز کانفرنس کے

ساتھ کی تھی، ہم وہ ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں کہ اس کمٹمنٹ کو Publicly چائنا گورنمنٹ اناؤنس کرے کہ ہم اس کمٹمنٹ کو آنر کرتے ہیں۔ (تالیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بالکل سر، میں آپ کی اس بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں لیکن ان * + کو بھی ذرا سمجھائیں، یہ اسمبلی ہے، یہ مذاق نہیں ہے (قہقہے اور تالیاں) یہ اسمبلی ہے، یہ مذاق نہیں ہے۔ جو کمٹمنٹ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، ملک صاحب! بیٹھ جائیں پلیز، بیٹھ جائیں جی آپ، آپ بیٹھ جائیں جی، (شور) یہ میں ان الفاظ کو حذف کرتا ہوں، * + کے الفاظ کو میں حذف کرتا ہوں۔ (شور) آپ جی، نلوٹھا صاحب! بات کریں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو کمٹمنٹ سر، ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں حوصلے سے ڈیبیٹ کریں، دیکھو! ہمیں ڈیبیٹ کرنی ہے، ہم نے یہاں کوئی لڑائی تو نہیں

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

لڑنی ہے، ہم نے ڈیبیٹ کرنی ہے، بالکل کھل کر اپنا اظہار خیال کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بالکل ہم اس بات سے سو فیصد اتفاق کرتے ہیں کہ جو کمٹمنٹ ہمارے ساتھ کی گئی ہے، اس کے اوپر سو فیصد عملدرآمد کیا جائے اور ان شاء اللہ ہو گا، آپ اس کے اوپر اعتماد کریں۔ دوسری بات سر، یہ ہے کہ آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور میں نے پہلے بات کی ہے کہ "ہم آہ بھی بھریں تو ہو جاتے ہیں بدنام

آپ قتل بھی کریں تو چرچا نہیں ہوتا"، تو کیا یہ بھی آپ کی ذمہ داری سپیکر صاحب! نہیں ہے، یہ ہاؤس کے تقدس میں نہیں آتا ہے کہ ہم سب معزز ممبران اسمبلی اپنے آپ کو کہلواتے ہیں اور ہمیں ہاؤس کے تقدس کا کم از کم خیال رکھنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: بالکل بالکل، ہونا چاہیے، ایک منٹ، ایک منٹ، مجھے تھوڑی ایک وضاحت کرنی ہے، میں آپ کی بات، فضل الہی! دو منٹ، دو منٹ پلیز، دو منٹ، دو منٹ، آپ بیٹھ جائیں، میں آپ کو موقع دیتا ہوں، میں آپ کو موقع دیتا ہوں، آپ بیٹھ جائیں، ایک یہ میری ریکویسٹ ہو گی، یہ بہت معزز ایوان ہے اور یہاں پورے صوبے کی نمائندگی ہے، میری ریکویسٹ یہ ہو گی جو الفاظ بولیں، پارلیمانی انداز میں بولیں، اپنا مؤقف بالکل واضح کریں، کسی چیز پہ آپ کو اختلاف ہو تو کھل کر بولیں، جو آپ کی تجویز ہو، بالکل واضح طور پر بولیں لیکن کوئی ایسا لفظ نہ کہیں کہ ہمارے لوگوں کو میسج جائے کہ آپ کی لیڈر شپ کے اندر وہ کوالٹی نہیں ہے، میری ریکویسٹ یہ ہو گی، نمبر ایک۔ نمبر دو، میں بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں ہمارے تقریباً تین ساڑھے تین سال ہو گئے ہیں، اس کے بعد کوئی اور جو بھی لوگ منتخب کریں گے، وہ آئیں گے، ہم نے یہاں Party politics سے بالاتر ہو کے اپنے صوبے کے حقوق کی بات کرنی ہو گی، ہمیں کوئی Compromise اس پر نہیں کرنا ہو گا کیونکہ یہ ہمارا، اور یہ سی پیک یہ Fortune changer ہے اور اگر اس میں ہمارے حقوق کوئی غصب ہوتے ہیں تو پھر نہیں ہو گا، فضل الہی! پلیز، آپ بات کر لیں، اس کے بعد آپ کو موقع دے دوں گا، اس کے بعد آپ کو، فضل الہیٰ کے بعد آپ کو دوں گا۔

جناب فضل الہیٰ (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریہ جناب سپیکر، شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کو بھی موقع ملے گا Don't worry تب جائیں گے، جب بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ اس تین سالہ دور میں آپ نے تمام پارٹیوں کو بولنے کا حق دیا ہے, آپ نے یہ محسوس کرنے نہیں دیا کہ آپ پاکستان تحریک انصاف سے ہیں، آپ نے سب کا حق ادا کیا ہے۔ جیسے میرے بھائی نے کہا، (تالیاں) جیسے میرے بھائی نے کہا کہ آپ کو سپیکر کہہ دوں یا نام تو اس میں میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی کو یہ پیغام دوں گا کہ اگر خان صاحب نے کہا ہے کہ میں آپ کو سپیکر کہہ دوں یا نہ تو اس نے قومی اسمبلی میں بحیثیت سپیکر ایسا رول ادا کیا جیسے کوئی ذاتی تنخواہ پہ کوئی سپیکر شپ کر رہا ہو۔ (تالیاں) جناب سپیکر! رہی بات چائنا پنجاب کاریڈور کی تو اس میں جو ہے ہمیں خوشی ہے کہ ہزارہ ڈویژن سے گزر رہا ہے لیکن میں اپنے بھائی کو یہ بتا تا چلوں کہ خیبر پختونخوا صرف ہزارہ نہیں ہے، خیبر پختونخوا پچیس اضلاع پہ ایک مکمل صوبہ ہے اور ہم یہاں پر بیٹھے ہیں تو ہم پورے کے پی کے کی نمائندگی کریں گے، چاہے میں پشاور سے ایم پی اے ہوں لیکن اگر ڈی آئی خان میں بھی کوئی مجھے بلاتا ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہاں پر بھی اپنے عوام کی نمائندگی کروں گا، اگر تورغر میں بھی بلائے گا تو ان شاء اللہ وہاں پر بھی اپنے عوام کی نمائندگی کروں گا۔ دوسری جو رہی بات پانامہ صاحبان کی تو میں آپ کو بتاتا چلوں کہ یہاں پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چونکہ آج سی پیک کے ایشو پر ہے تو پلیز آپ، آپ پلیز اس پر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: ہاں جی، میں بات کرتا ہوں، جو جو وعدے انہوں نے خیبر پختونخوا سے کئے، جو وعدے آپ کے ساتھ کئے، جو وعدے وزیر اعلیٰ صاحب سے کئے ہیں تو اس میں میں آپ کو بتا دوں سپیکر صاحب! کہ اس میں سراسر جھوٹ بولا ہے ہمارے ساتھ، ان وعدوں پر آجائیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر ان وعدوں پر نہیں آتے ہیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خیبر پختونخوا کے ساتھ غداری کی ہے۔ رہی بات پاکستان تحریک انصاف کی پرفارمنس کی تو پاکستان تحریک انصاف نے جو ایجوکیشن میں کیا ہے پینتالیس ہزار ٹیچروں کو میرٹ پر بھرتی کیا ہے، پولیس میں میرٹ پہ بھرتی کی ہے، ایجوکیشن میں میرٹ پہ بھرتی کی ہے، تو میں آج اس ایوان میں آپ کو اور سب کو گواہ بنا کے یہ کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی پاکستان تحریک

انصاف کی حکومت ہو گی کیونکہ پاکستان تحریک انصاف انصاف پر یقین رکھتی ہے اور ان شاء اللہ ہم پورے کے پی کے کے ساتھ انصاف کریں گے اور دوسری بات جو آج کل ایشو چل رہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کی جنگ ہونے والی ہے تو میں آپ کو یہاں پہ اس معزز ایوان میں یہ کہتا ہوں کہ کوئی جنگ نہیں ہو گی، جنگ نہیں ہے نہ بھارت پاکستان کے ساتھ جنگ کر سکتا ہے، اگر جنگ ہے تو صرف وہ پاکستان میں بھارت کے اپنے کاروباری دوستوں کو بچانے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن ان شاء اللہ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ، ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ پاکستان میں احتساب ضرور ہو گا، پاکستان میں جو کرپشن جنہوں نے کی ہے جو پانامہ لیکس، وکی لیکس دوسری تیسری اور چوتھی لسٹ میں آنے والے لیڈران ہیں، ان شاء اللہ ان کو عوام کی عدالت میں پیش کریں گے لیکن رہی ایک بات پنجاب چائنا کاریڈور کی جو بات ہے، میں آپ کو کلیئر بتادوں کہ اس کیلئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، فضل الہیٰ صاحب۔ راجہ، راجہ فیصل، سب کو موقع دوں گا Don't you worry موقع سب کو دوں گا، راجہ فیصل پلیز۔

راجہ فیصل زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، ساڑھے تین سال گزر گئے لیکن ہم لوگوں نے، آپ سب کہتے ہیں، کوئی کہتا ہے میں نے اپنی پارٹی کی سیاست نہیں کی، سچی بات بتاؤں، ہم سب نے اپنی پارٹیوں کی سیاست کی، ہم نے اپنے صوبے کا بالکل نہیں سوچا سر، آج ہم اگر صوبے کے معاملے پر آئے ہیں تو آج بھی ہم ایک دوسرے کو نوچ رہے ہیں، آج بھی ہم کوشش نہیں کر رہے ہیں کہ ہم ان سب بھائیوں کو ساتھ لے کر چلیں، ہمیں اپنے صوبے سے غرض ہے، ہمیں اپنی پارٹی سے غرض نہیں ہونی چاہیئے، اگر ہماری پارٹی کوئی اچھا فیصلہ کرتی ہے، ہم اسے Appreciate کریں گے، اگر کوئی غلط فیصلہ کرتی ہے تو ہم اس کے غلط فیصلے میں اس کے ساتھ نہیں جائیں گے لیکن جس قسم کی ہم سیاست کر رہے ہیں یہاں، ہمیں کسی Part manifesto کو یہاں پہ نہیں کرنا، بخدا سر! یہاں ایم پی ایز کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہیں، ہمیں اس طرح لگتا ہے، وہ کسی جلسے میں تقریر کر رہے ہیں، ان کے اندر کوئی Decency مجھے نظر نہیں آتی سر، ٹھیک ہے ہم سب لیڈروں کا احترام کرتے ہیں، اب پورے ملک کی سیچویشن جیسی بنی ہوئی ہے، سب لیڈر اکٹھے ہوئے ہیں، سب ایک جگہ پہ

بیٹھے ہیں، سب ایک Page پہ ہیں، اس موقعے کا فائدہ اٹھانا چاہیے، چاہے بلاول بھٹو صاحب ہو، چاہے آفتاب شیر پاؤ صاحب ہو، چاہے مولانا فضل رحمان صاحب ہو، چاہے عمران خان صاحب ہو، اسفند یار ولی صاحب ہو اور سراج الحق صاحب، ان سب لیڈران کو وہاں بیٹھ کے اس مسئلے کا حل نکالنا چاہیئے۔ جہاں تک آپ لوگوں کو ہماری ضرورت ہے سر، آپ کے ساتھ اگر ہمارے آنریبل پرائم منسٹر نے کمٹمنٹ کی ہے، اگر ہمارے آنریبل فیڈرل منسٹرز نے کمٹمنٹ کی ہے اور اگر اسے آپ کی سمجھ کے مطابق آنر نہیں کیا تو اس کیلئے ہم آپ کے ساتھ ہر جگہ تک جانے کو تیار ہیں، ہم اپنے صوبے کو چھوڑنا نہیں چاہتے، (تالیاں) ہم اپنے صوبے کے ساتھ ہیں لیکن سر! صوبے کے ساتھ ہم اس طرح، ادھر سے ایک آواز آئے گی کہ یہ میں کوئی غلط بات کروں گا تو میرے منہ سے اللہ ایسی بات نہ نکالے، میں تو ان لوگوں میں سے ہوں کہ میں اگر آپ کی پارٹی کے لیڈر کا احترام نہیں کرتا تو میں آپ کا احترام نہیں کر سکتا، ہمیں یہ سوچ کر چلنا چاہیے، ہمیں اس ڈیکورم کا بھی خیال کرنا چاہیے، اگر ہم متفقہ کوئی قرارداد پاس کریں گے، وہ قرارداد اس طرح پاس ہو گی کہ ایک دوسرے کا گریبان کھینچ کر قرارداد پاس ہو گی، ہم بتائیں گے کہ ہم وہ والا الیکشن، الیکشن تو اللہ کو پتہ ہے کون جیتے گا سر، یہ پرفارمنس اللہ کو پتہ ہے کون بہتر رہے گا؟ لوگوں کی نظر میں یہ ہم سب ایک دوسرے کو لوگوں کے سامنے پیش کریں گے، لوگ Best decision دیں گے، کون بہتر ہے، کون کیا ہے؟ لیکن ہمیں سر، چوک یادگار والی تقریریں ادھر نہیں کرنی چاہیے، ادھر نہ عمران خان صاحب قلم لے کر مارکس دے رہے ہیں، نہ نواز شریف صاحب مارکس لگا رہے ہیں، ہم اپنے آپ کو ہی خراب کر رہے ہیں، بخدا سر! یہ ایسی جگہ ہے جہاں ہم اکٹھے ہو کے ہمیں کوئی اچھی بات سوچنی چاہیے اور اچھا میسج جانا چاہیے، آپ ہر بات کی ایک سوچ بنا لیتے ہیں، وہاں سے مودی صاحب نے اپنے تجارتی بھائیوں کو، اس پر بھی یکسوئی ہمیں کرنی چاہیے سر، ہمارے ملک کے بارڈروں پر لڑائی ہو رہی ہے، سب لیڈر ایک دوسرے کے کسی ایشو پہ دشمن ہوں گے لیکن اس ایشو پہ سب ایک ہیں، ہمارے لئے بھی جنگ سے کوئی کم یہ ایشو تو نہیں ہے کہ ہمارے صوبے کا Right ہمیں اگر نہیں دیا جاتا تو ہم سب آپ کے ساتھ ہوں گے لیکن سر! آپ ہمیں اپنا بھائی بنا کے ساتھ چلائیں، گریبان سے پکڑ کر تو نہ چلائیں ناں، (تالیاں)

ایک طریقے سے، ایک رواداری سے، ہمارا صوبہ ہے، ہمارے صوبے کی روایات ہیں سر، ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ ہمیں، ہمارے لیڈروں میں کوئی کمی کمزوری ہوئی تو سر، یہ جو کرسی ہے، یہ آج ہے کل نہیں ہو گی سر! ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم نے کرسیوں کو جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے، آتے ہوئے بھی دیکھا ہے، میں اپنے بھائیوں سے ضرور گزارش کروں گا، آپ بخدا اپنی خود اہمیت خراب کریں گے، اگر ایک دوسرے کے تقدس کا خیال نہیں رکھیں گے، ڈیکورم کا خیال نہیں رکھیں گے، میں تو سر! کہوں گا کہ ان الفاظ کو حذف کیا جائے جو شروع میں استعمال ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: بالکل، میں بالکل، میں نے آرڈر دیا ہوا ہے کہ دو تین الفاظ جو استعمال ہوئے ہیں، ان کو حذف بھی کرتے ہیں اور دوسرا جو راجہ صاحب نے بات کی، دیکھیں یہ بہت مقدس فورم ہے، اس پہ آپ کی لیڈرشپ، آپ کا پورا صوبہ آپ کو دیکھتا ہے، تو ریکویسٹ یہ ہو گی جو بھی بات کریں لیکن الفاظ مناسب ہوں، Reasonable ہوں۔

راجہ فیصل زمان: میں سر! چیئر کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں اس کے بعد ملک صاحب! آپ کو موقع دیتا ہوں، ملک صاحب! آپ سب کو، ملک صاحب کے بعد آپ بات کرلیں گے۔

جناب گوہر نواز خان: سر! میں ایک بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، موقع دیتا ہوں۔

راجہ فیصل زمان: سر! میں نے، میں نے تو ماحول کو ٹھنڈا کرنے کیلئے کیا تھا، مزید گرم ہو گیا تو پھر مجھے بلا لیجئے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ملک قاسم۔

جناب گوہر نواز خان: مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو موقع دے دوں گا جی، آپ بیٹھ جائیں پلیز، میں اس کو، آپ کو پھر موقع۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ شکریه جناب سپیکر! زه راجه صاحب چې کوم خبرې اوکړې Endorse کوم او

داد ورکوم۔ حقیقت دا دے چې دا د صوبې یوه لویه مقدس جرګه ده او ان شاء اللّٰه العزیز چې څه رنګې دوئ مظاهره کوی، مونږ به دوه قدمه هغې نه مخکښې ورځو خو چې زه دلته رانوتم نلوټها صاحب په کومو الفاظو لګیا وو، هغوی په زړه کښې وئیل چې که دا مونږ خو ظلم په دې لګیا یو، هغه ورځې ته راسره وې، مونږ پریس کانفرنس اوکړو، د میډیا ورونړه ټول ملګری دی، دا نن صرف یو د پنجاب Right، دا زه وایم چې نلوټها صاحب دا د دې صوبه خیبر پختونخوا مقدمه ده، ته زمونږ پارلیمانی لیډر ئې پاکستان مسلم لیګ (ن) پکار دا ده چې ته مونږ ته مخکښې شې، مونږ چې دا کوم مغربی روټ تا ته خبره اوکړه جی، شروع نه زه په دې باندې لګیا یم، په دې اسمبلئ کښې باقاعده مونږ قرارداد راوړے دے، دې اسمبلئ متفقه قرارداد پاس کړے دے، مرکز ته تلے دے چې بهئ دا د اوشی، مونږ اوسه پورې ابتداء دا وه د دغې پاک چائنه کاریډور چې دا به مغربی روټ نه شروع کیږی، یوه بوګس افتتاح اوشوه، میاں نواز شریف صاحب چې په هغې کښې ټول د پاکستان لیډرز لاړل، هغلته په زیارت کښې کوئټه بلوچستان کښې افتتاح اوکړه چې هغه وروستو پته اولګیده چې دا بالکل د سی پیک سره ئے څه تعلق نشته، مونږ ته ډیر افسوس دے، د پاکستان وزیر اعظم، یو منتخب وزیر اعظم زما لیډر شپ د پاکستان عوام ته دومره دهوکه ورکوی، صرف د خیبر پختونخوا او د بلوچستان وړې صوبې سره دومره ظلم کوی، جناب والا! دا روټ دومره مغربی روټ جنرل اسلم بیګ The then Chief of Army Staff دا Defense route declare کړے دے، نن د جی ایچ کیو په ریکارډ کښې دا پروت دے او دا روټ چې پورې څومره هغوی خپله دا وئیلی دی، دا روټ ئے Declare کړے دے چې "کوئٹہ ڈیرہ غازی خان سے ہوتے ہوئے ڈیرہ اسماعیل خان اور پشاور، صوابی" دا پانچ سو کلومیټر Almost چهـ سو کلومیټر دا چې کوم دے Shortest route دے، د ټولو نه Feasible route دے۔ په دیکښې اکنامک زونز وو، په دیکښې نیټ ورک وو، په دیکښې ټول ریلوے لائن وو، دا ټولې خو صوبه خیبر پختونخوا په یو سازش سره چې هغه ډیره اسماعیل خان ته راغلو او داسې په تله ګنګ ئے بوتلو، ته خو هم نلوټها صاحب! ته مونږ ته مخکښې شه، مونږ څه اونکړل، مونږ لاړو، ته مونږ سره لاړې وفاق ته، د بجلئ خلاف مونږ

احتجاج اوکړو، موږ چیف پیسکو ته لاړو، نن دبجلئ کوم ظلم دے صوبه خیبر پختونخوا سره زموږ ګیس، زه دګیس په سمندر د پاسه پروت یم، بجلئ زه وړکوم، پاکستان زه چلوم لګیا یم او ماسره چې کوم وفاق څه کوی، نن زما د خزانې دا حال دے چې تنخوا مې نشته، این ایف سی ایوارډ باندې دا صوبه چلیږی، وزیر خزانه صاحب ناست دے، افسوس دا دے ته زما ملګری شه، ما ته لاس کښې لاس راکړه، دا صوبه به موږ څنګه چلوؤ؟ ته اوګوره ما ته بیس ارب روپئ راتلې The then اے این پی حکومت کښې، نن ما ته آټهـ ارب روپئ په صوبه کښې ما ته چې څومره پورې علم دے په خپل لاعلمه ځان کښې او ته خپله سوچ کوه، باره ارب روپئ کمائی ده، زه به چرته نه دا صوبه چلوم؟ زموږ ټول پراجیکټ اودریدل، ته وائې چې دا به مخکښې 2018 انتخاب ګټم، دا سوال نه پیدا کیږی، د پاکستان عوام، ټهیک ده پنجاب کښې به ته څه اوکړې، چهیالیس ارب ډالر حساب اوکړه چې په صوبه خیبر پختونخوا کښې Only three thousand dollars, three thousand million دغه روپئ پاکستان (تالیاں) کښې ډالرز کښې لګی او بلوچستان ته د څه ورکړل، سندهـ ته د څه ورکړل؟ موږ سره خو ګوره ته ملګرې شه، ته نن اوګوره چې نن ته موږ سره لاړ شه، ته زما په کور کښې، کلی کښې کښینه، زما کرک کښې کښینه، زماپه هزاره کښې کښینه، په خپله هزاره کښې د وګوره، دیکښې څومره لوډ شیډنګ دے، بجلی تربیله ورکوی او د تربیلې بجلی نشته، ګیس کرک ورکوی د کرک ګیس نشته، تیل د کرک دی، کرک ته څه شے نشته، زما رائلټی حساب اوکړه چې ما ته څومره ملاؤ ده او هلته په پروډکشن څومره تلی دی؟ زه هغه بله ورځ لاړم ډی جی پی سی ته، ما چې کوم Calculation رااوباسلو، شرم پکار دے چې زما صوبې ته چې کوم خپل پیداروار دے، کومه حصه، آئینی حصه موږ ته نه ملاویږی۔ جناب والا! ته خپله موږ سره، احسن اقبال یو *+ دلته چې کوم دے راغے، د خپل اختیار پته نشته۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ لفظ حذف کرتا ہوں۔

مشیر جیلخانہ جات: سر جی! صرف ما ته دا خبره اوکړه چې نواز شریف۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ لفظ حذف کرتا ہوں، حذف۔۔۔۔۔

(شور اور حذف کی آوازیں)

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

مشیر جیلخانہ جات: د سی پیک، د سی پیک سر جی، احسن اقبال ته دا پته نشته، دا د سی پیک فائل چې دے، دا نواز شریف او د شهباز شریف نه بل چا ته پته نشته، احسن اقبال مونږ ته راځی بې اختیاره وزیر دے، بې اختیاره وزیر، درې چټهیانې مونږ سره پرتې دی چې د دې صوبې سره چې دا ده اووئیل چې دا وعدې ئے کړې دی، یو کمټمنټ پوره شو سر جی! زه چې د چا نه پښتنه کوم، آیا یو کمټمنټ ئے پوره کړو؟ بیا دیکښې ته د پاکستان مسلم لیګ (ن) سیاست کوې، هغه خو د پاکستان اکائی ختمه کړه، اتحاد ئے ختم کړو، هغه صرف په پنجاب لګیا دے، پنجاب، نه سندھ شته او نه بلوچستان شته او زه افسوس کوم، ده زما د ملک، نن چې څه وخت کښې ده ته ضرورت شو، پارلیمانی زما لیډر شاه محمود قریشی هغلته پهلا رسیدلے وو چې کوم دے مونږ لاس ورکړو چې د هندوستان خلاف د کشمیر په مسئله کښې ته څه کوې مونږ تاسره یو، بیا ته نن ما ځان نه بیلوې، دا خپل لاس کټ کوې، ته بلوچستان بیلوې، خپله پښه کټ کوې اوسندھ سره چې کوم صورتحال دے، دا ټولو ته پته ده خو خدائے د پاره جی زه ریکویسټ کوم، دا زمونږ اضلاع ډیرې پسمانده دی، زمونږ اضلاع اوس هغه اضلاع نه دی چې وئیل به ئے چې جنوبی اضلاع پسمانده، زما اضلاع نن ریوینو درکوی، صوبې ته ریوینو ورکوی، مرکز ته ریوینو ورکوی، زمونږ په حال رحم اوکړئ، الله چې کوم دے مونږ ته دا وائی چې مونږ ته خپل حصه راکړه، حصه چې زه څه درکوم، ما ته هغه خپل چې کوم تا آئینی مونږ ته حصه راکړې ده، هغه ته ما ته نه راکوې، مونږ چې کله پرون جی اسلام آباد ته لاړو، ما خپل حساب اوکړو، زه وزیرخزانه صاحب ته چې زه دا وایم چې ته ډیمانډ اوکړه چې مونږ ورکوؤ څه او مونږ ته دوئ څه راکوی؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! ډیره مهربانی، شکریه ستاسو طبیعت هم ټهیک نه دے، گوهر نواز صاحب!.....

مشیر جیلخانہ جات: شکریه جی، ډیره مهربانی۔

جناب گوہر نواز خان: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: میں آپ کو آخر میں دے دوں گا، گوہر نواز صاحب بات کر لیں گے (مداخلت) جی جی، شکر ہے گوہر نواز صاحب بڑی مدت بعد آئے ہیں اور میرے خیال میں پہلے آپ کی بات ہو گی۔

جناب گوہر نواز خان: شکریہ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے موقع دیا۔ میں واقعی کافی دنوں بعد یہاں آیا ہوں لیکن جو حالات یہاں پہ میں دیکھ رہا ہوں جو میرے بھائی یہاں پر غیر پارلیمانی الفاظ بھی ادا کر لیتے ہیں لیکن اس سے ہٹ کر میں اپنے حلقے کے حساب سے بھی بات کروں گا اور پاک چائنا کاریڈور کے حوالے سے بھی بات کروں گا کیونکہ میرا تعلق ہزارہ ڈویژن سے ہے، صوبہ خیبر پختونخوا کا ایک ڈویژن ہے لیکن بہت ساری باتیں جو آپ مغربی روٹ کے حوالے سے کرتے ہیں تو اس میں آپ مہربانی کر کے ہزارہ کے لوگوں کا بھی خیال کیا کریں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہمارے صوبے کو جتنا زیادہ حصہ ملے گا، ہم اس پر خوش ہیں، چاہے وہ مغربی روٹ سے ہو، چاہے کسی بھی روٹ سے ہو لیکن ہزارہ ڈویژن کے ساتھ جو سوتیلی ماں کا سلوک کیا جا رہا ہے اور ملک قاسم صاحب نے ابھی کہا ہے کہ آپ ہزارہ دویژن میں دیکھیں کیا کچھ نہیں ہوا؟ تو میں ملک قاسم صاحب سے پوچھتا ہوں، آپ ہمیں بتائیں ناں، ہزارہ میں کیا ہوا ہے؟ اگر ایک حلقے میں آپ بات کرتے ہیں، کسی ایک حلقے میں فنڈ دے کر کسی کو نوازا جائے تو پھر اس کی بنیاد پر آپ پورے ہزارہ ڈویژن پر احسان کریں تو یہ بات ہم نہیں مانیں گے، چاہے ہم حکومت میں ہوں یا اپوزیشن میں ہوں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! جب اے ڈی پی بنتی ہے، اس میں کوئی چیز منظور کی جاتی ہے تو میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا امیر حیدر خان ہوتی کے دور میں کہ کوئی منصوبہ تبدیل کیا گیا ہو، میں نے ایک روڈ منظور کروایا تھا قطبہ بریلہ روڈ کے نام سے اے ڈی پی 16-2015 میں، اس کو چند لوگوں نے، اس اسمبلی میں موجود لوگوں نے سی ایم صاحب کے ساتھ بیٹھ کر چاہے جس طرح بھی کیا، اس روڈ کو انہوں نے کینسل کروا کر، تبدیل کروا کر کسی اور حلقے میں راجہ

صاحب کے حلقے میں دے دیا اور اس پر جاکر تختی بھی لگوائی اور راجہ صاحب بھی وہاں موجود تھے اس پہ گواہ ہیں وہ، کروالا روڈ ہے وہ میرے خیال میں، تو ملک قاسم صاحب نے کہا کہ تین لیٹرز ملے ہیں اور فلاں وزیر، میرا کوئی تعلق نہیں ہے، میں آزاد جیتا ہوں، اس کے بعد میں قومی وطن پارٹی میں شامل ہو کر اسمبلی میں کھڑا ہوں، تین لیٹرز ملے ہیں اور اس میں فلاں وزیر جو بھی انہوں نے الفاظ ادا کئے، میں کوئی غیر پارلیمانی الفاظ ادا نہیں کروں گا لیکن مجھے بھی ایک سی ایم صاحب کی طرف سے ڈائریکٹیو ملا تھا کہ آپ کا جو روڈ تبدیل ہوا ہے، ہم اس روڈ کو آپ کو جو مزید چھ کروڑ روپے آپ کو دیتے ہیں تو وہ لیٹر تو مجھے ملا لیکن جب میں منسٹری میں گیا، اس منسٹری میں متعلقہ شخص جو کہ اس وقت پورے صوبے کے اندر اپنے آپ کو پتہ نہیں کیا سمجھ رہے ہیں، انہوں نے اس روڈ کو پھر دوبارہ کینسل کروادیا، اے ڈی پی میں منظور ہوا روڈ تبدیل ہوا ہے۔ تو اس ہاؤس کے تمام ممبران سے میں گزارش کروں گا، میری طرح کل یہ بھی اس عتاب کا شکار ہو سکتے ہیں، ہم ممبران مل کر اپنے علاقے کے حقوق کیلئے یہ بات کرنا چاہتے ہیں کہ اس روڈ کو کیا مجھے ملنا چاہیے تھا کہ نہیں؟۔۔۔۔

(مداخلت/شور)

اراکین: ملنا چاہیئے تھا۔

جناب گوہر نواز خان: اور اگر اس کو ملنا چاہیے تھا تو پھر ایک شخص کی اجارہ داری کیوں مانی جارہی ہے، اس اسمبلی کے اندر اور ایک شخص کو کیوں اس علاقے کا، پورے صوبہ خیبر پختونخوا کا ٹھیکیدار بنایا جارہا ہے؟ آج میرے حلقہ انتخاب کے اندر تین ہاسپٹلز Complete ہیں اور تینوں کے اندر پوسٹیں ہمیں نہیں دی جارہیں، کوٹ نجیب اللہ کالج بڑی مشکل سے اس کی پوسٹیں ہم نے منظور کرائیں، آج ہمارے اس علاقے میں انصاف کی بات کی جارہی ہے، میں خود 1996 میں پی ٹی آئی کا حصہ رہا ہوں، میں بھی اس پارٹی میں رہا ہوں لیکن میں اپنے نظریات پر اپنی سوچ کے مطابق راستے جدا کرلیتا ہوں کیونکہ مجھ میں غیرت ہے تو میرے بزرگوں نے مجھے حوصلہ دیا ہے، مجھے غیرت سکھائی ہے تو جناب سپیکر! میں آج ایک بات اپنے حلقے کیساتھ انصاف کرنے کیلئے یہاں آیا ہوں، ہمارے اس صوبہ خیبر پختونخوا میں آپ بات کرتے ہیں انصاف کی اور احتساب کمیشن بنایا جاتا

ہے تو میرے حلقہ انتخاب میں میرے مد مقابل جو شخص مجھ سے الیکشن ہار تا ہے، اس کو آپ احتساب کمیشن کا ممبر بناتے ہیں، وہ کوٹ نجیب اللہ کالج کی بنیادوں کو کھود تا ہے، وہ علاقہ کے تمام افسران کو فون کرکے احتساب کمیشن کی بنیا پر دھمکیاں دیتا ہے، آج وہ احتساب کمیشن میں بیٹھا ہے تو جناب سپیکر! میں پچاس دفعہ اس بات کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: گوہر نواز صاحب! میں، گوہر نواز صاحب! ایک یہ ہے کہ اگر آپ Kindly جو Topic ہے، وہ تو آپ باقاعدہ کو سچن دے دیں یا جو بھی دے دیں، اب میں اس کو وہ کروں گا، کال اٹینشن لے کر آئیں۔

جناب گوہر نواز خان: جناب سپیکر! میں، میں آپ کا جناب سپیکر! آپ کا انتہائی احترام کرتا ہوں اور یہ ہم سب پر فرض بھی ہے لیکن ایک چیز جو بار بار دفتروں کے چکر لگا کر ہمیں نہ ملے تو پھر مجبوراً اسمبلی کے اندر آ کے اس انداز میں بات کرنا پڑتی ہے، مجھے نہیں یاد کہ میں نے کبھی اسمبلی میں اس طرح کی کوئی بات کی ہو، میں ہمیشہ سب کو ساتھ، سب کے ساتھ چلنے والا بندہ ہوں، حکومت جس طرح کے فیصلے کرتی ہے، ہم اس کا ساتھ دیتے ہیں کیونکہ وہ عوام کی فلاح و بہبود کیلئے ہمیشہ اچھے منصوبے بناتی ہے تو بہر حال ہمیں حکومت پر کوئی گلہ نہیں ہے لیکن حکومت کے اندر چند لوگ جو اپنے آپ کو، آج وہ اس اسمبلی کے اندر بہت زیادہ شور بھی کرتے ہیں، اپنی پارٹی کے سربراہ کے سامنے اپنا سکور بنانے کیلئے نعرے بھی لگاتے ہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ آنے والے الیکشن میں وہ ان پارٹیوں میں موجود نہیں ہوں گے (تالیاں) لیکن پھر ہمیں، پھر بھی۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب گوہر نواز خان: اذان ہے تو میں جناب سپیکر! بعد میں ذرا۔

جناب سپیکر: گوہر نواز صاحب! پلیز وائنڈ اپ کریں، ٹائم بھی تھوڑا ہے اور دو تین اور لوگوں نے بھی بولنا ہے۔

جناب گوہر نواز خان: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا لیکن میں آپ کے سامنے یہ بھی گزارش کروں گا کہ اسمبلی میں دوسرا Tenure ہے میرا، میں نے بہت سے لوگوں کو، ایسوں کو دیکھا ہے جن کو شاید بات کرنا بھی نہ آئے تو دو دو گھنٹے وہ بات کرتے رہے اسمبلی میں، ہم سوئے رہے، ہم نے تو سنی ہیں ان کی باتیں، جناب

سپیکر! معذرت کے ساتھ، آپ میرے انتہائی قابل احترام ہیں تو میں صرف اتنی گزارش کروں گا حکومت وقت سے کہ چاہے وہ اپوزیشن ہوں یا حکومت کے بندے ہوں، ان کے ساتھ برابری کی بنیاد پر انصاف کیا جائے کیونکہ تحریک انصاف کے نام پر اس اسمبلی میں آئی ہے اور نوجوانوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا ہے تو بہت سی باتیں ہیں، وہ حلقوں میں کی جاتی ہیں اور الیکشن کے دوران کی جاتی ہیں، وہ یہاں اسمبلی میں میں نہیں دوہرانا چاہوں گا لیکن آپ بہتر سمجھ رہے ہوں گے میری بات کو، تو میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ احتساب کمیشن کے حوالے سے جو بھی یہاں پر ذمہ دار موجود ہوں، ان کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے کہ ایک شخص جو الیکشن میں Already وہ میرے ساتھ مقابلہ کرچکا ہے اور جاکر آج وہ پورے ہری پور کے مختلف ڈیپارٹمنٹس کو فون کرکے اور ان کے ساتھ بارگیننگ کرکے اپنے لئے راہ ہموار کرتا ہے، کبھی زمینوں کی، کبھی کیا اور کوٹ نجیب اللہ کالج جو تیار ہوا تھا، اس کی بلڈنگ کی جو بنیادیں ہیں، وہ کھود ڈالی ہیں اس نے، اس کے خلاف ایکشن ہونا چاہیے، اس سے ریکوری ہونی چاہیئے کہ اس نے جھوٹ بول کے اس احتساب کمیشن میں وہ آیا ہے، وہ سیاست میں، اس نے الیکشن میرے ساتھ مقابلے میں کیا ہے، تو جناب سپیکر! آخری بات میں کروں گا، ایم اینڈ آر کا فنڈ جو ہمیشہ ہر حلقے کو دیا جاتا ہے، راجہ صاحب بیٹھے ہیں، فیصل بھائی بیٹھے ہیں، ہمارے ہری پور میں ایم اینڈ آر کا فنڈ آتا ہے روڈوں کی Repair کیلئے اور ہمیں ایکسیئن سی اینڈ ڈبلیو ہر سال فون کرتے ہیں کہ جی آپ اپنے روڈوں کی Repair کیلئے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، دیکھیں۔۔۔۔۔

<u>جناب گوہر نواز خان:</u> صاحب! میں آخری بات کروں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں جی، رولز کے مطابق چلنا ہے۔

<u>جناب گوہر نواز خان:</u> گزارش کروں گا، یہ بہت سارے بھائی میرے موجود ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ مہربانی کریں جو ٹاپک ہے، اس کے مطابق بات کریں، آپ! اگر کوئی ہے تو کوئسچن لے کر آئیں۔

جناب گوہر نواز خان: میں سر، بالکل اسمبلی کے اندر مجھے سر! آپ کی موجودگی میں یہ حق حاصل ہے کہ میں اپنی، آپ نے نلوٹھا صاحب کو کہا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بالکل موقع دوں گا۔

جناب گوہر نواز خان: میں غیر پارلیمانی بات صحیح ہے نہیں کروں گا لیکن میں اپنے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گوہر نواز صاحب! میرے الفاظ آپ کے کانوں تک آرہے ہیں؟

جناب گوہر نواز خان: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: اچھا، میری بات سنیں۔

جناب گوہر نواز خان: میں آخری بات کروں گا پلیز۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں پلیز۔

جناب گوہر نواز خان: میں سر، ختم کرتا ہوں، آپ کی بات کے ساتھ اس بات کے ساتھ، میں کوئی اب ٹاپک سے ہٹ کر بات نہیں کروں گا، سی پیک کے حوالے سے بات کروں گا۔ یہ ہزارہ سے گزر رہا ہے اور میرے خیال میں بہت ساری سہولتیں ہزارہ کا بھی حق بنتی ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، (تالیاں) بے شک روٹ آپ تبدیل کریں لیکن ہزارہ کو اس میں شامل رکھا کریں۔ کبھی کبھی ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ ہزارہ کو اس صوبے کا حصہ ہی نہیں سمجھتے ہیں، آپ ہزارہ کے بارے میں ایسے الفاظ ادا، ہزارہ کو اپنی اسمبلی کے اندر ڈسکس ہی نہیں کرتے تو مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، مجھے ہزارہ کا Defender سمجھیں، میں بات ضرور کروں گا۔ آخری بات کروں گا کہ بھارت جنگ کی بات کی جاتی ہے تو مہربانی کرکے ہمارے صوبے میں یا ہمارے ملک کے اندر یہ جنگ کے نام پر سیاست نہ کریں، اگر انڈیا نے جنگ کی تو ان شاءاللہ ہمارے صوبے کے عوام جن کے بارے میں مشہور بھی ہے، ان شاءاللہ سب سے پہلے اس جنگ میں حصہ لیں گے، ہم سیاست میں ان چیزوں کو نہیں لانا چاہتے لیکن خدارا ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے، اس تحریک انصاف کی حکومت میں تمام حلقوں کے اوپر جن لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے، آپ کا سر، حق بنتا ہے کہ ہمارے ساتھ انصاف

کریں، اگر ہم اسمبلی کے اندر انصاف کیلئے بات نہیں کریں گے، آج یہ ممبران ہمارے ساتھ نہیں دیں گے، ہمارے اوپر ہنسیں گے اپنی حکومت کے زور پہ تو کل ہم بھی ہنسیں گے، میں اس حکومت کا حصہ ہوں لیکن مجھے احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے، آئندہ بھی اگر میرے ساتھ ظلم ہوا، اس اسمبلی میں اس کرسی پر مجھے میرے حلقہ کے عوام نے بھیجا ہے، اس حلقے کے عوام کیلئے میں آواز اٹھاتا رہوں گا۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔ قلندر لودھی صاحب! پلیز، قلندر لودھی!

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔

اگر زندگی خود دکھ بن جائے تو پھر کیا کروں　　　دکھ ہو تو دکھ کا مداوا

(تالیاں)

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میں نے اس طرف کے دوستوں اور بھائیوں کو سنا، میں نے اس طرف کے دوستوں اور بھائیوں کو سنا، کوشش کرتا ہوں کسی کی دل آزاری نہ ہو، بڑی محتاط زندگی گزار رہا ہوں، وقت گزار رہا ہوں۔ افسوس ہوتا ہے کہ اس august House میں ہمیں لوگوں نے بھیجا ہے، یہ ایسی سیٹیں ہیں جو نہ اربوں سے ملتی ہیں نہ کھربوں سے ملتی ہیں، یہ آپ لوگوں پر اللہ کا عطیہ ہے، اللہ نے آپ کو تحفہ دیا ہوا ہے، یہ اللہ کی طرف سے، آپ کو اللہ نے نعمت دی ہوئی ہے لوگوں کی خدمت کرنے کی، آپ کی ڈیوٹی لگ گئی ہے تو آپ اس سوچ کو ہر وقت اس کو مضبوطی سے پکڑ رکھیں کہ میں جوبات کروں گا اس سے مجھے، کیونکہ ہم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا، ہم کھلے نہیں ہیں، ہم پارٹیوں کو یا پھر لیڈروں کو سپورٹ کرنے کیلئے نہیں، ہمیں لوگوں نے ووٹ دیا ہے تو لوگ ہم سے کچھ توقعات رکھے ہوئے ہیں۔ میں نے ایک بڑے اہم مسئلے پر بات کی، سینیئر منسٹر عنایت خان نے، تو اس پر میرے بھائیوں نے، دس بارہ بھائیوں نے باتیں کیں، مختلف انداز سے باتیں کیں، کچھ باتوں پر دکھ بھی ہوا اور بعض ایسے بھائی میرے ہیں جو کہ بڑے سنجیدہ ہیں، بڑی اچھی بات کرتے ہیں، خیال یہ تھا کہ اگر احسن اقبال صاحب نے چیف منسٹر صاحب کو مطمئن کیا ہے یا فیڈرل کی پوری، پرائم منسٹر نے آل پارٹیز کو مطمئن کیا ہے تو آج اگر چائنا ایمبیسیڈر کی

طرف سے یہ بات آگئی ہے تو میرے وہ بھائی جن کی Grip ہے مرکز میں اور جن کی Say ہے مرکز میں جو کہ ہزارے سے بھی تعلق رکھتے ہیں تو ہزارہ اس وقت بڑی Key position میں ہے، وہاں سے ہمارے بہت ہی قابل احترام سردار صاحب ہیں، گورنر بھی رہے ہیں، چیف منسٹر بھی رہے ہیں، ان کی پارٹی میں بڑی Say ہے، اس کے بعد کیپٹن صفدر صاحب ہیں، ان کے گھر کے آدمی ہیں، یہ جہاں ایشورنس دیتے ہیں کھڑے ہو کر کہ جی ہمارے علم میں یہ باتیں نہیں ہیں لیکن آئی ہیں یہ باتیں ہمارے اس ہاؤس میں اور ہمارے علم میں لائی گئی ہیں تو ہم کل ہی اپنے بڑوں سے بات کرتے ہیں اور اوپر تک جائیں گے، یہ صوبہ ہے ہمارا، سارا پاکستان ہمارا ہے لیکن سب سے زیادہ ذمہ داری ہمارے کے پی کے کی ہے۔ جناب سپیکر! میرے ہزارے میں جہاں سے روڈ نکل رہا ہے یا انٹر چینج بن رہا ہے وہاں لوگوں کی زمینیں تباہ ہو رہی ہیں، وہاں لوگ پاگل ہو گئے ہیں، پاگل، لیکن وہ اسلئے خاموش ہیں کہ ہمارا ملک ترقی کرے گا، میرا صوبہ ترقی کرے گا، اکنامک کاریڈور بن رہا ہے، وہ ایک روڈ کیلئے یہ قربانیاں نہیں دے رہے ہیں اور میرے ہزارے وال سب بھائیوں کے علم میں ہیں یہ باتیں، تو یہ باتیں ہیں کہ ہم نے تو یہ یہ سنا تھا، یہ باتیں سن رہے تھے، اس میٹنگ کا ہم کبھی حصہ نہیں بنے لیکن یہ مجھے بتایا جا رہا تھا کہ اس میں سب کچھ ہو گا، اس میں ریلوے ٹریکس ہوں گے، اس میں بجلی اور گیس ہو گی، اس میں پوری دنیا کے جو لوازمات ہیں بہتری کے، ترقی کے، وہ ہوں گے، یہ نہیں کبھی کہا گیا کہ یہ جو کچھ ہو گا، پنجاب میں ہو گا اور باقی کہیں نہیں ہو گا، یہ اس ملک کا حصہ ہے کے پی کے اور اس میں جتنی بھی، جو باتیں یہاں میرے بھائیوں نے کی ہیں، سب نے اپنی اپنی جگہ بڑی اچھی بات کی ہے لیکن جناب سپیکر! اس سے پہلے ہم قرارداد پاس کر کے بھیج چکے ہیں مرکز کو، اس پر کیا عمل ہوا ہے کہ چائنا ایمبیسیڈر کہتا ہے کہ ویسٹرن روٹ کا اس میں ذکر نہیں ہے تو ہم کیا کریں؟ جو بنانے والے ہیں، جو کر رہے ہیں، وہ کہتے ہیں نہیں ہے اور ہم باتوں میں یہ کہیں کہ یہ ہے تو اس کی میرے خیال میں زیادہ ذمہ داری میرے ان بھائیوں کے اوپر بنتی ہے جن کی فیڈرل میں گورنمنٹ ہے، ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے لیکن یہ وہاں جا کر اپنی بات منوائیں اس صوبے کی خاطر، اس ادارے کی خاطر، اپنی خاطر، یہاں کے لوگ پاگل ہو گئے ہیں ان کی خاطر کہ کل لوگ ان سے پوچھیں گے تو اس میں کوئی پارٹی کی بات

نہیں ہے کہ کس نے کیا کہا، کس نے کیا کہا، اس ٹاپک کو نہیں لینا مجھے افسوس ہوا کہ اتنے بڑے ایشو پر بات ہو رہی تھی اور کسی نے اس کو بجلی سے، فون سے اس کا مقابلہ کر دیا، کسی نے اس کو کسی اور بات پر لے گیا، کوئی کسی اور بات پر لے گیا تو یہ بڑا Sensitive معاملہ ہے، اگر اس پر ہم سنجیدہ نہ ہوئے تو پھر ہمیں ایک روڈ ہی ملے گا یا کچھ نہیں مل سکے گا اور 46 ارب ڈالر سے ہمیں کچھ کیا ملے گا پھر؟ یہاں نہ اس کے پی کے کو ملے گا اور وہ جہاں سے دو ڈھائی کلو میٹر ہزارہ جو برباد ہو کر آئے گا، جن کی زمینیں برباد ہوئیں، جن کے گھر چلے گئے، جنہیں کچھ مل بھی نہیں رہا اور پولیس ان کے سر پر کھڑی ہو جاتی ہے، اگر کوئی بات وہاں کہتا ہے کہ مجھے کچھ ملے گا تو وہ وہاں پہ پولیس ان کو کہتی ہے، مت بولو، جب تک یہ روڈ نہیں بنے گا تمہیں اندر ڈال دیں گے، تو یہ دیکھیں یہ بات ہو رہی ہے اس ملک کی اچھائی کیلئے کہ جو بھی ہو، یہ ملک ترقی کرے گا، اگر ملک ترقی ایک روڈ سے کرتا ہے تو میں تو اس کو نہیں مانتا، میرا صوبہ، تو اس میں کیا ترقی کرے گا؟ اسلئے میرے ان بھائیوں سے گزارش ہو گی، یہ مجھے بڑے پیارے ہیں، یہ اپنے قائدین سے بیٹھ کر بات کریں، انہیں مجبور کریں کہ کے پی کے سے ہمارا تعلق ہے، لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کیونکہ فیڈرل میں ہماری گورنمنٹ ہے، وہ طاقت والے ہیں، تو ہماری ان سے اپیل ہو گی کہ یہ ان سے بات کریں اور اس میں جو بھی انہیں ہماری مدد کی ضرورت ہے، ہم ساری اسمبلی ان کے ساتھ جائیں گے، ان کو بڑا مانتے ہیں، یہی ہمارے بھائی ہیں، یہی ہمارے لئے کچھ کریں گے، چونکہ شاید ہماری بات وہاں نہ سمجھیں سپیکر صاحب! اور آخر میں میری پھر بھائیوں سے، میرے خیال میں عمر کے لحاظ سے میں اسمبلی میں عمر کے لحاظ سے بھی بڑا ہوں گا تو میری ان سب سے گزارش ہے کہ ایسے مزے سے بولیں جیسے راجہ صاحب نے باتیں کی ہیں، دوسرے کسی بھائی نے کی ہیں تاکہ ایک دوسرا بھائی اس کو سننا چاہے، یہ نہ ہو کہ یہ سمجھے کہ میرا گریبان پکڑ رہا ہے، مجھے گھسیٹ رہا ہے، میں مشکور ہوں صاحب! آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب سپیکر: یہ سلیم خان صاحب! چونکہ نماز کا بھی ٹائم ہے، ہم کوشش کریں گے کہ دس پندرہ منٹ میں وائنڈ اپ کر لیں تو آپ چونکہ پیپلز پارٹی کے ایک، وہ تو بول چکے ہیں، تو میں سلیم خان کو موقع دیتا ہوں اور سلیم خان بولے گا، چونکہ وہ چترال سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک دو، تو آپ سلیم خان، پلیز۔

جناب سلیم خان: تھینک یو-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ آپ میڈم، آپ بیٹھ جائیں اس کے بعد۔جی جی۔

جناب سلیم خان: جو اہم ایشو ہے، اس کے اوپر کافی تفصیل سے بحث ہوئی، ہمارے معزز ممبران نے کافی ڈیٹیل سے بات کی۔جناب سپیکر صاحب! یہ اکنامک کاریڈور جو ہے، یہ ہمارے صوبے کیلئے اور پورے پاکستان کیلئے بہت اہم ہے، ہماری ترقی کیلئے اور ہماری معاشی ترقی کیلئے، جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی اس ہاؤس سے متفقہ قراردادیں پاس ہو کے فیڈرل گورنمنٹ کے پاس جاچکی ہیں، یہاں سے پارلیمانی لیڈرز کی میٹنگ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہوئی ہے، یہاں کے جتنے پارٹی کے لیڈرز ہیں، ان کی الگ الگ میٹنگ پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ، احسن اقبال کے ساتھ، سب کے ساتھ اس حوالے سے ہوچکی ہے اور ہمیں بار بار یقین دہانی بھی کرائی گئی تھی کہ ویسٹرن روٹ جو ہے اس کو شامل کیا گیا ہے اور سب سے پہلے اس کے اوپر کام شروع کیا جائے گا مگر آج چائنیز ایمبیسڈر کے تھرو یہ سن کے ہمیں بہت افسوس ہوا کہ اس روٹ کو فی الحال نکالا گیا ہے، پتہ نہیں بعد میں کب اس کو شامل کیا جائے گا؟ یہ بہت افسوس کی بات ہے، اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ بہت افسوس کی بات ہے، ہم سب کیلئے، تمام پارٹیز کیلئے جو اس صوبے کے اندر رہتی ہیں، چاہے نون لیگ ہے، چاہے وہ پی ٹی آئی ہے، چاہے پیپلز پارٹی ہے، چاہے اے این پی ہے، چاہے جو بھی ہے، ہم سب اس صوبے کے باسی ہیں، ہم سب اس صوبے میں رہتے ہیں اور ہم سب مل کے اس صوبے کو ڈیویلپ کرنا چاہتے ہیں۔ہماری پارٹی کی سیاست الگ ہے مگر یہ صوبہ ہمارا ہے اور یہ نسلیں جو ہیں ہماری نسلیں، آئندہ نسلیں، ان کو بھی اس صوبے کے اندر رہنا ہے، تو پرائم منسٹر صاحب کا چونکہ ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے ان کا بڑا اچھا رول ہے اس ملک کے اندر اور ہم یہ بھی سوچ رہے ہیں اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ پرائم منسٹر اس صوبے کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک نہ کریں کیونکہ یہ صوبہ Already بہت پیچھے رہ گیا ہے دہشت گردی کی وجہ سے، سیلاب کی وجہ سے، زلزلوں کی وجہ سے، اور اب ایک امید کی کرن جو ہمیں نظر آرہی ہے، وہ سی پیک ہے۔اگر سی پیک کو جیسے ایک روٹ کے طور پر یہاں

سے گزارا جائے گا تو ہمیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے اور وہاں سے جو انویسٹرز اب اس صوبے کے اندر وہ انویسٹمنٹ نہیں کریں گے تو اس روٹ سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب! ہم یہ توقع کرتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ سے، ہاں، ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر ان کا کوئی اختلاف ہے، موجودہ صوبائی حکومت کے ساتھ، وہ الگ بات ہے مگر اس صوبے کے عوام کے ساتھ تو ان کا کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ایک پارٹی کے ساتھ ہے وہ اپنی جگہ مگر اس صوبے کے اندر اور بھی بہت سارے لوگ رہتے ہیں مگر اس صوبے کے عوام کو اس طرح نظر انداز کرنا ان کو اسی پسماندگی کی طرف مزید پیچھے دھکیلنا، یہ میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر صاحب! بہت زیادتی ہے، ظلم ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس کے ساتھ ایک عرض میں ضرور کروں گا کہ یہ جو سروے ہوا ہے ہزارہ سے، بالکل ہزارہ اس صوبے کا حصہ ہے، سارے ہمارے بھائی ہیں، ہمارے دوست ہیں اور ہم خوش ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ ہم نے، پرائم منسٹر صاحب جب چترال بھی آئے تھے اور وہاں پر بھی ہم نے اس کو ریکویسٹ کی کہ Alternate route کے طور پر اس روٹ کو ایک روٹ بنایا جائے تھرو ملاکنڈ، تھرو لواری ٹنل تھرو چترال اور یہ وہاں گلگت کو ٹچ کرتا ہے، جناب سپیکر صاحب! ہماری ریکویسٹ یہی ہے فیڈرل گورنمنٹ سے کہ اگر اس کو ایک Alternate route بھی اسی ملاکنڈ ڈویژن کے اندر سے گزار کے اس کو اگر ٹچ کیا جائے گلگت کے ساتھ تو (تالیاں) تو میں سمجھتا ہوں کہ پورا صوبہ اس روٹ کے اندر آجائے گا اور یہاں پہ ڈیویلپمنٹ آجائے گی اور جناب سپیکر صاحب! یہ آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ جو روٹ ہے ملاکنڈ اور چترال سے، یہ تقریباً ستر کلومیٹر کم ہے، اگر اس کا جو سروے ہے، اس کو اٹھا کے دیکھا جائے تو یہ جو شاہراہ ریشم ہے KKH Road اس سے یعنی ستر کلومیٹر یہ کم ہے فاصلے کے حساب سے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ اس کے اوپر بھی غور کرے اور اس کو توجہ دے تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ اگر بن جائے تو پورا صوبہ جو ہے یکساں ترقی کرے گا۔ یہ میری چند گزارشات ہیں، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ زرین گل خان! جی جی۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، دا انتہائی سنجیدہ، بعضې په وړو وړو خبرو باندې تولہ ورځ مونږ تیروؤ، زه تاسو

ته دا خواست کومه چې دا لږ دغه کړئ، بلې ورځې ته ئے هم کړئ چې په دې باندې ټول هاؤس خپل سیرحاصل بحث اوکړی او آخری نتیجې ته مونږ دا اورسوؤ او په دې وخت، په دې چې که آخری لکه دا هم کول راځی چې یو Consensus جوړ شی چې مونږ دا فیصله کن، ولې چې دا د صوبې د مستقبل مسئله ده۔

جناب سپیکر: نن خو سینئرلیډرشپ نشته نو سبا به هم په دې باندې بحث اوکړو۔

جناب زرین گل: اؤ، چې ټول هاؤس فل وی۔

جناب سپیکر:چې کوم ایم پی ایز په هغې کښې انټرسټډ دی، دې باندې خبره کول غواړی نو ما ته به یو دغه باندې دلته راکړئ نومونږ به ټولو ته دې باندې موقع ورکړو۔

جناب زرین گل: جناب سپیکر صاحب! زه هم دې سلسله کښې دا عرض کول غواړم چې د دې صوبې ټول بیوروکریسی ناسته ده۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، مجھے پتہ ہے، بیٹھ جائیں آپ۔ میرے خیال میں اس طرح کرتے ہیں کہ کل اس پہ ہم مزید ڈسکس کریں گے تاکہ تمام لیڈر شپ بھی موجود ہو اور ایک Consensus تک پہنچ جائیں۔ یہ نلوٹھا صاحب بھی اپنے لوگوں کے ساتھ مشاورت کرے گا، یہ ہمیں بریف بھی کرے گا کہ کیا پوزیشن ہے؟ آپ Kindly آج کوئی رابطہ کرلیں اور ہمیں Exact position بتائیں کہ اس کی کیا Status ہے۔ کل تین بجے تک Adjourn کرتے ہیں ان شاءاللہ۔

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 05 اکتوبر 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)